کچھ تو خدا کا خوف کر

از ستارہ احمد

یہ ایک خیالی معاشرتی کہانی ہے جو واقعی آج کل کی حقیقت بیان کر رہی ہے۔۔۔اس کہانی میں موجود کرداروں کا رائٹر کی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔ شکریہ

خزاں کا موسم اپنے عروج پر تھا۔ہر طرف ویرانی چھائی ہوئی تھی۔درخت اپنے پتوں کو مرجھا کر گرتا ہوا دیکھ رہے تھے۔نیم کے درخت نے اپنے گرے ہوئے پتوں کو دیکھ کر آہ بھری اور پھر سامنے بینچ پر ہم دونوں کو بیٹھا دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔

ساتھ ہی موجود زیتون کے درخت نے نیم کے درخت کو متوجہ کیا۔۔"ششش۔"

نیم کے درخت نے آہستگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"کا بات ہے؟۔"

زیتون کے درخت نے آنکھیں مٹکائی یں اور بولا۔

"یہ لڑکیاں اتنی اداس کیوں ہیں؟۔"

دونوں درخت دوبارہ ہم دونوں کی طرف "پتا نہیں بھائی۔۔میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں۔"

متوجہ ہوگ ئے۔۔

میں نے ان درخت سے اداس نظریں ہٹا کر اسارہ کی جانب دیکھا۔اس کے چہرے پر مردنی

چھائی ہوئی تھی ایسے جیسے ایک لاش قبر سے اٹھا کر بینچ پر بیٹھادی گ ئی ہو۔۔اس کی

ویران آنکھوں سے خوف محسوس ہوتا تھا۔۔میں نے دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑا اور

آہستہ سے بولی جیسے ڈر ہو کہ یہ لمحہ پھر نہ گزر جائے کیونکہ اسے واپس آنے میں بہت ٹائم

"بولو۔" لگتا تھا۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسی الفاظ کے ساتھ اسارہ کی حسین آنکھوں میں موجود آنسوؤں نے بند توڑا اور پہلے آنسو

نے ضبط سے لال ہوتے گال پر لڑھک کر باقی آنسوؤں کو بھی جیسے دعوت دی۔

"وہ۔۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسمارہ نے ان آنسوؤں کے درمیان کچھ کہنا چاہا لیکن آواز ہی جیسے بند ہو گئی اس کی۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے آنسو پونچھے۔ اور دھیمے سے بولی۔۔۔

اور اس نے جو کہا وہ میرے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھا۔۔ نیم اور زیتون کے درخت بھی آنسو بہانے لگے۔۔ لیکن مجھ میں تو اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ پلکیں بھی جھپکا پاتی۔۔۔

✕-----------------------------✕

اسمارہ ستار میرے اسکول میں پڑھتی تھی۔۔ وہ کافی خاموش سی لڑکی تھی۔۔ گوری رنگت کی حامل۔۔ پیاری سی بڑی بڑی آنکھیں اور اس پر بلا کی سنجیدگی۔۔ گلابی لب پر بس ایک جگہ سمٹے ہوئے لگتے تھے جیسے کب سے نہ مسکرائی ہو۔۔۔ وہ لیکچر کے دوران کچھ لکھنے کے بجائے کاپی پر لائینز ڈالتی رہتی۔۔ ہر بات کا الٹا جواب دینا اس کا مشغلہ تھا۔ سو سب ہی اس سے دور رہتے تھے۔۔ وہ دوسروں کو اذیت دے کر خوشی محسوس کرتی تھی۔۔

نجانے کیوں؟

آخر کیوں تھی وہ ایسی؟

اس کی ایک واحد دوست تھی نرمین ریاض۔۔اس کی کرائم پارٹنر۔۔

گندمی رنگت اور اس پر تیز ہوشیار سی چمکتی ہوئی آنکھیں۔۔۔واقعی وہ کرائم پارٹنر بننے کے قابل تھی۔۔

اور میں حیا رضا جو اس کے کرائم کا شکار ہونے والی ایک لڑکی تھی۔۔۔ایک بار جب میں اس کے پاس سے گزری تو اس نے راستے میں اپنی ٹانگ اڑا دی اور میں آن کی آن میں اسکول کی سیڑھیوں سے لڑھکتے ہوئے نیچے آئی تھی۔۔۔اور اس پل بھی میں نے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ دیکھ لی تھی۔۔وہ سب کے ساتھ ہی ایسا کچھ نہ کچھ کرتی تھی۔۔اور پھر صفائی سے اُس پورے معاملے سے نکل جاتی تھی۔۔۔میرا سر اچھا خاصا پھٹ گیا تھا۔۔لیکن ٹیچرز کے پوچھنے پر بھی میں نے اس کا نام نہ لیا اور کہا کہ میں پھسل گئی تھی۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آخر کیوں؟ شاید مجھے اس سے ہمدردی تھی۔۔ لیکن کیوں؟ مجھے کیوں تھی ہمدردی؟ وہ جیسی بھی ہوتی۔۔۔ مجھے کیا؟

لیکن اسے لے کر میرے اندر ایک تجسس تھا۔ آخر اس سب کے پیچھے وجہ کیا تھی؟۔۔

میرے ذہن میں اسے لے کر بہت سے سوال اٹھتے تھے۔۔ لیکن ان کا جواب اسمارہ ستار سے حاصل کرنا ناممکن تھا۔۔ وہ تو شاید میرے نام سے بھی ناواقف تھی۔۔۔

اس نے اسکول لائی یف ختم ہونے سے پہلے ہی اِس اسکول کو چھوڑ کر کہیں کسی اور اسکول میں داخلہ لے لیا تھا۔۔ نجانے وہ کتنے اسکول چینج کر چکی تھی۔۔ لیکن اسے کہیں سکون نہ تھا۔۔

اور لڑکوں سے تو اسے شدید قسم کی نفرت تھی۔۔۔ بے انتہا نفرت۔۔۔ جو دور سے بھی ہر کوئی باآسانی بھانپ جاتا تھا۔۔۔ وہ اگر اُن سے بات بھی کرتی تو دس قدم دور رہ کر بہت روڈ لہجے میں۔۔ اُس کی اس عادت کی وجہ سے سب سے اس سے بات کرنا ہی چھوڑ دی تھی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پھر اس کے اسکول چھوڑ دینے کے بعد اسے کسی نے یاد تک نہ کیا تھا۔۔ لیکن میں اسے نہ بھولی تھی۔۔ وہ تھی ہی ایسی۔۔۔۔

ایک بند کتاب کی مانند، جسے میں پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔ میں اس کتاب میں موجود ہر بات کی وجہ جاننا چاہتی تھی۔۔ آہستہ آہستہ پھر وہ میرے ذہن سے محو ہونے لگی۔۔۔ لیکن میں یہ نہیں جانتی تھی کہ کہیں نہ کہیں تقدیر ایک بار پھر ہمیں ملانے والی ہے۔۔۔

✕-------------------------✕

اسکول لیول ختم ہونے کے بعد کالج جانے کی ایکسائیٹمنٹ اور پھر وہ ایکسائیٹمنٹ یونیورسٹی لائف کے حسین خوابوں میں بدل گئی۔۔۔ اس دوران کچھ سال بیت ہی چکے تھے۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

×-------------------------------×

یونیورسٹی اسٹارٹ ہونے کے بعد شاید وہ میرا وہاں تیسرا دن تھا۔۔جب میرے ہی کیمپس میں وہ مجھے نظر آئی۔۔۔وہی خاموش طبعت لڑکی، وہی سنجیدگی، مسکراہٹ سے انجان۔۔۔میں اسے اور وہ مجھے دیکھ کر ٹھٹکی۔۔۔

کیا؟

وہ مجھے دیکھ کر رکی؟

مطلب وہ حیا رضا سے واقف تھی؟

میں اسے ایک پل میں پہچان گئی تھی۔۔کیونکہ وہ میری سب سے پسندیدہ کتاب تھی۔۔اب تک بند۔۔شاید اسے اب تک کوئی کھول نہ پایا تھا۔۔۔

اس نے میرے گرد ایک چکر کاٹا اور غور سے دیکھتے ہوئے بولی۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"تمہیں کہیں دیکھا ہے میں نے۔"

میں نے اقرار میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور میری نظروں کے سامنے اس "میں نے بھی۔"

کی اسکول والی شیطانی مسکراہت چھپاک سے آگ ئی۔۔۔

اس نے سوچتے ہوئے پوچھا۔۔"کیا نام تھا تمہارا؟۔"

میں نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔"حیا رضا۔"

وہ بولی۔۔"ہاں یاد آگیا۔"

سوطے ہوا وہ مجھ سے انجان نہیں تھی۔۔۔بے نیاز تھی۔۔۔

بے شک وہ ایک حسین لڑکی تھی۔۔لیکن اس کی اندر دھنسی ہوئی آنکھیں اور ان کے نیچے

موجود حلقے اس کی خوبصورتی کو ماند کر رہے تھے۔۔میں نے توحم امیز نظروں سے اس کی

جانب دیکھا۔۔اور اس نے ایک بے نیاز سی نظر مجھ پر ڈالی اور پلٹ گ ئی۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

✕-----------------------------✕

اس واقعے کے کچھ دن بعد تک وہ مجھے نظر نہیں آئی۔۔ شاید وہ بہت کم یونیورسٹی کا منہ دیکھتی تھی۔۔۔ کچھ دن میں نے اسے اپنے کیمپس کے لان میں اداس بیٹھے دیکھا۔۔ شاید وہ میرے ہی کیمپس میں تھی۔۔۔ وہ اس وقت اپنے ایک ہاتھ کی ہتھیلی اپنے چہرے کے نیچے ٹکائے بیٹھی تھی۔۔ وہ پہلے سے زیادہ عجیب لگ رہی تھی۔۔۔ کھوئی کھوئی سی۔۔۔ میں اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ میں نے اس کی نظروں کے تعاقب میں اس جانب دیکھا جہاں وہ دیکھ رہی تھی۔ لیکن وہاں کچھ موجود نہیں تھا۔۔۔ مجھے لگا اسے میری موجودگی کی خبر نہیں ہوئی۔۔۔ وہ یہاں موجود ہو کر بھی یہاں نہیں تھی۔۔۔۔ نجانے کہاں تھی وہ؟

میں نے اسے پکارا۔۔ لیکن جواب ندارد۔۔۔ "اسمارہ۔"

"وہ پھر آ گیا۔" کچھ دیر بعد وہ دھیرے سے بولی۔

میں اس کی بات سن کر بھونچکی رہ گ ئی۔۔مجھے لگا میں نے کچھ غلط سنا ہے۔ لیکن پھر بھی ہمت کر کے میں نے جلدی ے پوچھا۔

"کک۔۔کون آگیا؟"

جواب میں وہ آہستگی سے کچھ بڑبڑائی۔۔میں بے چینی سے سُننے کو آگے ہوئی۔۔ لیکن مجھے کچھ سمجھ نہ آیا۔۔۔

اور پھر اچانک ہی وہ اٹھی اور ایک طرف چل دی۔۔۔

میں نے اسے پیچھے سے آوازیں دیں لیکن اس نے مڑ کر بھی "اسارہ۔۔۔اسارہ۔۔ سنو۔" نہ دیکھا۔۔

ایک پل کو مجھے لگا شاید وہ نشے میں تھی۔۔۔

لیکن نشے میں کیوں؟

شاید وہ کسی کو نہیں دیکھ رہی تھی، کسی کو نہیں سن رہی تھی۔۔ جیسے اسے کچھ ہوش نہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہو۔۔۔میں اسے دیکھتی رہی۔۔۔وہ دور تک مجھے چلتی نظر آئی اور پھر نظروں سے اوجھل

ہو گئی۔۔

میں نے آئینے میں خود کو دیکھا اور اپنی آنکھوں پر نظر پڑتے ہی چھپاک سے اسمارہ کی

آنکھیں میرے تصور میں آموجود ہوئیں۔۔ کہیں دور کسی غیر مرئی نکتے کو دیکھتی

ہوئی، حلقے زدہ کالی آنکھیں۔۔ان میں موجود سرخ لائینز اس کی شب خوابی کا قصہ بیان

کرتی تھیں۔۔میں اپنے ہی خیالوں میں گم تھی جب امی نے کمرے میں قدم رکھا اور مجھے

یوں آئینے کے سامنے گم سم کھڑا پایا تو وہ گویا ہوئی۔

پرستان کی پری اتر آئی ہے کیا آئینے میں؟ جو تم اسی کو دیکھنے میں کھو گئی ہو؟ میں چونک"

کر پلٹی اور مسکرا دی۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے کسی سوچ میں گم ہلکے سے امی کو پکارا۔"امی۔۔"

کیاہوا۔؟امی نے تکیے پر غلاف چڑھانے شروع کردی ئے۔"

میں ان کے پاس بیٹھ گ ئی۔۔۔"وہ بھی پری جیسی ہی ہے امی۔"

امی نے ایک تکیے پر غلاف چڑھا کر سائیڈ پر رکھااور دوسرا تکیہ اٹھالیا۔"کون؟۔"

میرا لہجہ خود بخود ہی"ایک لڑکی ہے۔خوبصورت ہے کافی۔لیکن بہت عجیب ہے وہ امی۔"

پر سرار ہو گیا۔۔

"کیسے عجیب؟۔"امی نے ان باتوں کے درمیان پہلی بار نظر اٹھا کر دیکھااور بولیں۔

میں نے آج کا سارا واقعہ امی کے گوش گزار کر دیا۔۔

میں نے"پتاہے امی۔اس نے مجھے سنا ہی نہیں۔نہ مجھے دیکھا۔۔بس چلتی چلی گ ئی۔"

اس سارے واقعے کو سوچتے ہوئے کہا۔

امی نے تھوڑے تلخ لہجے میں کہا تو میں چونکی۔۔"دور رہنا تم اس سے۔"

''لیکن کیوں؟''

''کیا پتا کیسی لڑکی ہے؟ مجھے تو بہت عجیب لگ رہی ہے۔ کہیں سایہ وایہ تو نہیں اس

امی نے اپنی رائے پیش کرتے ہی سوال داغ دیا۔۔''پہ؟۔

میں امی کی بات پر جز بز ہوئی۔''کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ امی۔ مجھے تو نہیں لگتا۔''

امی نے سخت لہجے میں جتا دیا کہ یہ ان کی''پھر بھی تم اب زیادہ اس سے گھلنا ملنا مت۔''

تنبیہ تھی۔۔میں اداس ہو گئی۔۔میں اسے جاننا چاہتی تھی۔ لیکن امی نے عجیب منطق

پیش کی تھی۔۔ لیکن وہ ماں تھیں۔ پریشان ہونا ان کا حق تھا۔۔

تو کیا اسارہ کی امی اس کے لیے پریشان نہ ہوتی ہوں گی؟

انہیں اس کی یہ حالت نظر نہ آتی تھی کیا؟

میں اب بھی اسے سوچ رہی تھی۔۔

لیکن کیا واقعی اس پر کوئی سایہ تو نہیں تھا؟

اگلے دن میں نے اسے لیکچر ہال میں پایا۔۔وہ کل سے بہتر لگ رہی تھی۔اس کی اس لیکچر ہال میں موجودگی کا مطلب تھا کہ میری طرح وہ بھی اردو ادب میں پڑھ رہی تھی۔۔لیکن جتنا میں اسے جانتی تھی اس کے مطابق تو اسے اردو سے سخت نفرت تھی۔۔وہ اردو کے نام پر ہی چڑ جایا کرتی تھی۔۔مجھے اس وہ کے الفاظ یاد تھے جو میں نے اسے ایک بار اپنی دوست نرمین سے کہتے سنے تھے۔

اُف۔یہ اردو وجود میں ہی کیوں آئی تھی؟۔اور اوپر سے غالب، آتش، میر اور بلا بلا نے آکر اسے اور مشکل بنا دیا۔۔اگر میرے پاس دو چوائیس ہوں۔۔ایک اردو اور دوسری موت۔۔۔تو میں موت کو گلے لگانا قبول کروں گی۔۔

تو اب وہ اردو ادب میں ڈگری لینے والی تھی؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آخر کیوں؟

اردو ادب لینے کا فیصلہ کیوں کیا اس نے؟

میں اپنی سوچ سے باہر نکلی اور لیکچر سننے پر توجہ دی۔ لیکچر کے دوران اس پر بھی نظر ڈال لیتی تھی۔۔ وہ غائب دماغ لگ رہی تھی۔۔ اس کا لیکچر میں کوئی انٹرسٹ نہیں لگ رہا تھا۔۔ وہ جرنل پر آڑھی ترچھی لائینز لگانے میں مصروف تھی۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد بھی وہ کافی دیر تک اسی جگہ بیٹھی رہی۔۔ جیسے گردوپیش سے ناواقف ہو۔۔ اور پھر اٹھ کر لیکچر ہال سے باہر چلی گئی۔۔۔ میں بھی اس کے پیچھے لپکی۔۔

میں نے اس بار تیز آواز میں اسے پکارا۔۔ وہ ٹھٹک کر رُک گئی اور میری "اسارہ۔۔" جانب دیکھنے لگی۔۔

میں اس تک پہنچی اور ان لیکچر کے نوٹس اس کی جانب بڑھائے جو لیکچر وہ مِس کر چکی تھی۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میں نے خوش اخلاقی سے کہا۔۔"یہ لو پچھلے لیکچر کے نوٹس۔"

اس نے آبرو اچکائی۔۔"؟(why) وائے"

میں نے اپنی ذہانت"تم غیر حاضر تھی ان لیکچرز میں تو تمہیں چاہیے ہوں گے۔"

جھاڑی۔۔

وہ روڈ لہجے میں کہتی آگے بڑھ گئی۔۔"(no need)۔نو نیڈ"

میں نے اس کا پیچھا نہ چوڑنے کی ٹھان لی تھی۔۔۔"کیوں۔"

اس نے میری جانب دیکھے بغیر کہا۔ "بس نہیں چاہیں۔"

تمہیں تو اردو میں بلکل بھی انٹرسٹ نہیں تھا۔پھر اردو ادب میں آنے کا فیصلہ کیسے لے"

میں نے آج آخر اپنا پہلا سوال اس کے آگے رکھ ہی دیا۔"کیا؟۔

وہ رکی اور میری جانب دیکھا اور تھوڑی دیر تک مجھے گھورتی رہی۔۔

عجیب سے لہجے میں جواب آیا تھا۔۔میری امید کے عین"میں بتانا پسند نہیں کرتی۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مطابق۔۔

میں نے ڈھیٹ پن کی حد کرتے ہوئے وجہ جاننا چاہی۔۔"کیوں؟۔"

اس نے اب کی بار کوئی جواب نہ دیا۔اور لب بھینچے آگے بڑھ گئی۔۔میں بھی اپنی جگہ رک گئی کہ اس سے آگے میں ابھی بڑھنا نہیں چاہتی تھی۔۔

اس واقعے کے بعد وہ پھر ایک ہفتے تک غائب رہی اور یہ پورا ہفتہ میں نے بہت بے چینی سے کاٹا۔۔اور پورے ایک ہفتے بعد اسے دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھی۔۔وہ پہلے سے زیادہ کمزور لگ رہی تھی۔۔حلقے کچھ اور گہرے ہو گئے تھے۔۔چہرے کا رنگ بھی پھیکا لگ رہا تھا۔۔ہر بار کی طرح اس غیر حاضری کے بعد بھی وہ کچھ بہتر نہیں لگ رہی تھی۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔۔اس نے خالی نظروں سے میری "کہاں تھی تم؟۔"
جانب دیکھا۔۔اور لان کی طرف بڑھ گئی۔۔اس نے تھکے تھکے انداز میں اپنا بیگ گھاس
پر رکھا اور بیٹھ گئی۔۔میں بھی خاموشی سے اس کے پاس براجمان ہو گئی۔۔۔

تم کیوں "کافی دیر کسی چیز کو تکتے رہنے کے بعد اس نے میری جانب نگاہیں پھیریں۔
اور عام سے لہجے میں خاص سوال کر ڈالا۔۔میں نے خاموشی سے "میرے پیچھے پڑی ہو؟
نظریں جھکا لیں۔۔

کیا میں اسے یہ کہتی کہ میں اس کی اس حالت کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں؟

یوں وہ مجھ سے اور متنفر نہ ہو جاتی؟

میری خاموشی پر اس نے پھر کوئی سوال نہیں کیا اور دوبارہ کسی غیر مرئی چیز کو تکنے لگی۔۔
میں اپنی جگہ سے اٹھی اور کینٹین کی جانب بڑھ گئی۔۔کسی نہ کسی طرح اس کی حالت کو
بہتر تو کرنا تھا۔۔میں نے اپنے اور اس کے لیے آئیس کریم لی اور واپس اس کے پاس
آگئی وہ اب بھی یونہی جامد بیٹھی تھی۔۔

میں نے اس کا نام لیا۔ "اسمارہ۔۔"

یہ تمہارے "اس نے میری طرف دیکھا تو میں آئیس کریم اس کی جانب بڑھائی۔۔

"لیے۔۔

اس نے مجھ سے نظریں ہٹا کر آئیس کریم پر مرکوز کیں۔۔آئیس کریم کو دیکھتے ہی میں نے اس کے چہرے کہ اتار چڑھاؤ میں واضع تبدیلی محسوس کی۔۔

پہلے حیرت اس کی آنکھوں کا حصہ بنی پھر اس کی جگہ ناگواری نے لے لی۔۔اور پھر تکلیف اور درد اس کی آنکھوں کا حصہ نظر آنے لگے۔۔اور پھر اچانک اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔۔اس نے اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ میں موجود آئیس کریم کو جھٹکا اور تیز آواز میں میرے ہاتھ سے آئیس کریم دور جا گری۔۔لان میں موجود "پرے کرو اسے۔" بولی۔ باقی اسٹوڈنٹس بھی ہماری طرف متوجہ ہو گئے۔۔تو میں خود کو فوراً سنبھالا اور گری ہوئی آئیس کریم اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دی اور جب واپس پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسمارہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔ تھوڑا دور میں نے اسے تیز تیز قدموں سے واپس جاتا دیکھا تو ایک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سرد آہ بھری۔۔

نجانے کیا ہوا تھا اسے؟

آئیس کریم پر ایسا برتاؤ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

اگلے دن برسات کا سا موسم ہو رہا تھا۔۔۔ٹھنڈی ہوا بارش ہونے کی خوش خبری سنا رہی تھی۔۔اور اس خوش خبری پر سارے درخت جھوم سے رہے تھے۔۔۔تب میں ادھر سے ادھر اس کے انتظار میں چکر کاٹتے کاٹتے تھک گ ئی تو لان میں آ کر بیٹھ گ ئی۔۔

آخر اس کے کسی بھی رویے کا مجھ پر فرق کیوں نہیں پڑتا تھا؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں ہر بار پھر سے اس کے لیے حاضر کیوں رہتی تھی؟

میں نے خود سے سوال جواب شروع کر دیے۔۔میں اسی سوچ میں مصروف تھی جب مجھے کسی کے قدموں کی چاپ اپنے پاس سنائی دی۔۔اور پھر وہ دھیرے سے میرے سامنے بیٹھ گ ئی۔میں نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔اور اسے دیکھتے ہی میری آنکھوں میں حیرت اتر آئی۔۔

آج وہ خود میرے پاس آئی تھی؟

کیوں؟

اسارہ میرے سامنے سر جھکا کر بیٹھ گ ئی۔۔میں نے محسوس کیا وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن کوئی چیز اس کے لفظوں کے آڑے آ رہی تھی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ دھیرے سے بولی۔

"I am sorry"۔

میں نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا۔

"کیوں؟۔"

اس نے سادگی سے کہا۔۔اس وقت مجھے اس نے زیادہ معصوم "اپنے گزشتہ رویے پر۔"

اس دنیا میں کوئی نہ لگا۔۔

میں نے بڑے پن سے کہا۔۔"خیر جانے دو۔مجھے تو کچھ یاد بھی نہیں۔"

اس نے دکھ بھری نظر مجھ پر ڈالی۔۔تو میرا دل "ایسے کہ کر اب اور شرمندہ تو نہ کرو۔"

اس کی آنکھیں دیکھ کر کٹ کر رہ گیا۔وہ سوجی ہوئی لال آنکھیں لیے مجھے دیکھ رہی

تھی۔۔میں نے سوچا اس نے ان کے بارے میں پوچھوں۔۔لیکن یہ اس وقت مناسب نہ

تھا۔میں اس کے پچھلے رویے دیکھ چکی تھی۔۔۔

میں نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔

"دوستی؟۔"

اس نے پہلے میرے ہاتھ کی جانب اور پھر دوبارہ میری جانب دیکھا۔۔اور کچھ تامل کے بعد میرا ہاتھ تھام لیا۔

"دوستی۔"

میں مسکرادی لیکن وہ مجھے بلکل سپاٹ آنکھوں سے تکتی رہی۔۔۔

آج پہلی بار تھا جب میں اس کے ساتھ قدم بہ قدم چل رہی تھی۔میں سوچ رہی تھی کہ بات کا آغاز کیسے کروں؟وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی۔

کیسی ہو؟ میں نے اسے دیکھ کر سوال کیا تھا۔

جواب اس کی حالت کے برعکس آیا تھا۔ پھر ہم دونوں یہاں سے وہاں ٹہلنے ''ٹھیک۔'' لگے۔ میں تھوڑی دیر پہلے ہی لیکچر اٹینڈ کر کے آچکی تھی۔۔ جبکہ وہ اس لیکچر میں بھی غیر حاضر تھی۔

ایک بات پوچھوں؟ آخر میں نے ہمت کر کے کچھ پوچھنا چاہا۔''

اس نے اپنے جوتوں کی جانب دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔ نجانے وہ کس سوچ میں گم ''ہمم۔'' رہتی تھی۔

میں نے احتیاط سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ ''تم اتنی خاموش اور اداس کیوں رہتی ہو؟'' چلتے چلتے ایک بینچ پر بیٹھ گئی۔ اور اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مڑورنے لگی۔ پھر نیچے زمین کو تکتے ہوئے آہستہ سے گویا ہوئی۔۔

کچھ باتیں ہوتی ہیں جو اپنے اندر ہی رکھنی چاہیں۔ اگر آپ انہیں کسی دوسرے کو منتقل کر'' دیں تو تکلیف میں کمی ہر گز نہیں ہوتی بلکہ یہ تکلیف ایک سے دوسرے تک پھیل جاتی

آج پہلی بار اس نے تفصیلی جواب دیا۔ وہ تھوڑی دیر رکی اور پھر بولی۔ ''ہے۔

جیسے اگر سیاہی کا ایک قطرہ ٹشو پیپر پر ڈالیں تو وہ اس پر پھیل جاتا ہے اور باقی حصّے کو بھی''

اس کے لہجے میں ٹھہراؤ تھا۔ میں'' داغدار کر دیتا ہے۔ تو بہتر ہے کہ میں خاموش رہوں۔

خاموشی سے اس کو سن رہی تھی۔ پھر میں بھی نیچے زمین کو دیکھنے لگی۔۔ میں اسے کچھ

بتانے کے لیے مجبور نہیں کر سکتی تھی۔

---

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں کیمپس میں موجود گرلز کارنر میں نماز کی ادائیگی کر رہی تھی۔۔ کیونکہ اکثر ایک، دو

نمازوں کا ٹائم یونیورسٹی میں ہی ہو جاتا تھا۔ وہ سائیڈ پر ایک کرسی پر بیٹھی مجھے گھورتی

رہی۔ میں نے سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگ کر اٹھی اور اس کو

''تم نماز نہیں پڑھو گی اسمارہ؟'' دیکھا۔۔

کافی سال ہوگ ئے ہیں۔۔میں نے نماز'' وہ چونکی اور پھر جائے نماز کو دیکھتے ہوئے بولی۔

''پڑھنا چھوڑ دی ہے۔

میں نے تشویش سے سوال کیا۔''کیوں؟''

وہ عجیب''کیونکہ اب اس کی عبادت میں دل نہیں لگتا۔میں اس سے کچھ مانگنا نہیں چاہتی۔

سے یاسیت بھرے لہجے میں بولی۔

''لیکن کیوں؟''

اس نے میری''جب اس نے میرا خیال نہیں کیا۔تو میں کیوں اس کی عبادت کروں؟

جانب دیکھ کر پوچھا۔میں خاموش ہوگ ئی۔

نجانے کیا بات تھی جس نے اسے اللہ سے متنفر کر دیا تھا۔لیکن یہ پوچھنا ابھی مناسب نہیں

تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

پیپر شروع ہونے والے تھے اور ان سے پہلے ایک سیمسٹر بریک تھا۔ آج ہمارا آخری دن تھا یونیورسٹی میں۔۔اور پھر چھٹیاں پر جانے والی تھیں۔ اسمارہ اب پہلے سے کم چھٹیاں کرنے لگی تھی۔۔ایک ایک ہفتے کے بجائے اس کی چھٹیاں ایک یا دو دن میں سمٹ گئی تھیں۔ لیکن لیکچر وہ اب بھی نہیں لیتی تھی۔ جس دوران میں لیکچر لیتی وہ باہر لان میں بیٹھی میرا انتظار کرتی رہتی۔اور باقی سارا وقت ہم ساتھ ہی گزارتے تھے۔ پھر بھی خاموشی زیادہ تر ہمارے درمیان پہرہ جمائے رکھتی۔۔

میں نے اس سے سوال ""تو اب تم اس ایک ماہ کے بریک میں پیپرز کی تیاری کرو گی؟"" کیا۔اس وقت ہم لان میں موجود تھے۔اور گرمی اپنے عروج پر تھی۔۔لو کے تھپیڑے چہرے پر پڑ رہے تھے۔۔

اس نے مختصر جواب دیا۔""نہیں۔""

میں نے پوچھا۔ ''کیوں؟''

اس نے بیگ سے پانی کی بوتل نکالی اور پانی کا ایک ''مجھے پڑھنے میں انٹرسٹ نہیں۔'' ا
گھونٹ لیا۔

میں نے اسے غور سے دیکھا۔ وہ طنزیہ ہنس ''تو تم اپنا ٹائم کیوں ویسٹ کر رہی ہو یہاں؟''
دی۔

اس نے بوتل واپس بیگ ''میرا ٹائم اتنا قیمتی نہیں جس کے ضائع ہونے کی مجھے پرواہ ہو۔''
میں رکھی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ میں نے اس کی تقلید کی۔

ایک دم اس کے ہاتھ میں پکڑا جرنل نیچے گرا۔ میں اسے اٹھانے کے لیے جھکی اور اس
دوران وہ بھی جھکی۔۔ اور اس نے جرنل میرے اٹھانے سے پہلے ہی اٹھا لیا۔۔ لیکن میں
وہی ساکت ہو گئی۔۔ اور دھیرے دھیرے اوپر اٹھی۔ اس کی آنکھوں میں دیکھا اور
سرسراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

جرنل اٹھاتے وقت اس کی آستیں اوپر ہوئی تو میں نے وہاں ''یہ تمہارے بازو پر کیا ہوا؟''

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

موجود جلنے کا نشان واضح دیکھا تھا۔۔

وہ انجان بنی۔ ’’کہاں ؟‘‘

میں نے اس کی کلائی پکڑی اور آستین اوپر اٹھائی۔۔اور اسے دیکھتے ہی میرے منہ سے درد ۔’’سس‘‘ بھری آواز نکلی۔

اتنا گہرا جلنے کا نشان۔وہ بھی ایسا جیسے حال ہی میں جلا ہو۔

لیکن وہ بلکل سپاٹ کھڑی تھی۔جیسے وہ نہیں جلی تھی۔۔یہ تو کوئی اور تھا۔میں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

اور اس کے بازو کی جانب اشارہ کر کے پوچھا۔’’یہ ؟‘‘

اس نے شانے اچکائے۔’’جل گیا تھا۔‘‘

اُف اتنی برداشت کیسے ہو سکتی تھی کسی میں ؟

وہ کیسے خود کو سب کے سامنے نارمل ظاہر کر سکتی تھی ؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میں نے اس پر سے نظریں نہیں ہٹائی۔"کیسے ؟"

اس نے جواب دیا۔ میں اس کے تاثرات سے کچھ اندازہ"کسی گرم چیز سے ٹچ ہو گیا تھا۔" نہیں لگا پا رہی تھی۔ یہ زخم ٹچ ہو گیا نہیں، ٹچ کیا گیا لگ رہا تھا وہ بھی کافی دیر تک۔ میں نے اس سے کچھ نہ کہا۔۔

اور آستین تھوڑی اور اوپر کی تو وہاں جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے جلنے کے نشانات تھے۔۔ جیسے کسی نے سگریٹوں سے داغے ہوں۔ میں نے اس کا وہ ہاتھ چھوڑا اور دوسرا پکڑ کر اس کی آستین ہٹائی۔ اس بازو کا بھی یہی حال تھا۔ وہ میرے سامنے ایسے کھڑی تھی جیسے یہ سب اس کے ساتھ نہ ہوا ہو۔

میں نے دھیرے سے پوچھا۔"یہ داغ کس چیز کے ہیں؟"

اس نے بلا تامل جواب دے کر میرے خیال کی تصدیق کر دی۔"سگریٹ کے۔"

میں نے پوچھا۔"کس نے لگائے ؟"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا اور مجھ سے پوچھا۔

وہ میرے سوالوں سے اکتا گئی تھی۔ ''حیا رضا کچھ زیادہ ہی نہیں ہو گیا؟''

میں نے کہا۔ اور پھر بلکل خاموشی سے وہ اپنے راستے مڑی اور میں اپنے ''جی۔''

راستے۔۔ میرا دماغ سن ہو چکا تھا۔ اور اب کچھ بھی سمجھنے کی پوزیشن میں نہ تھا۔

میں آسمان کو تک رہی تھی۔ تاروں کی مدھم مدھم روشنی اور ٹھنڈی ہوا فرحت بخش

احساس دلا رہی تھی۔ چاند نجانے کہاں تھا۔ میں نے یہاں وہاں آسمان پر دیکھا۔ لیکن شاید

بادل اسے اپنے پیچھے ڈھانپ چکے تھے۔

یعنی بات میری سوچ سے بھی زیادہ بھیانک تھی۔۔ میں نے سوچا۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ کسی بہت بڑی اذیت کا شکار تھی۔ باطنی اور بیرونی دونوں جانب سے۔

آخر اسے یہ زخم دینے والا کون تھا؟

کیوں وہ یہ اذیت سہ رہی تھی؟

بہت سے سوالات میرے دماغ میں ابھرتے اور پھر مدوم ہوتے رہے۔ سیمسٹر بریک

اسٹارٹ ہو چکا تھا۔ یعنی اس سے ملنے کا بھی کوئی چانس نہیں تھا۔

وہ اپنے ساتھ کیا کرنا چاہ رہی تھی؟

کیا اس سب کے پیچھے وہی تھی؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایک ماہ میں سے پندرہ دن گزر چکے تھے۔ میں زوق و شوق سے پیپر کی تیاری میں مصروف

تھی۔جب اچانک مجھے اسمارہ کا خیال آیا۔اور پھر یاد آیا کہ میں اس کا موبائل نمبر حاصل کر چکی تھی۔۔

میں جلدی سے اٹھی اور اس کا نمبر ڈائل کیا۔دوسری طرف رنگ جانے لگی اور پھر تیسری رنگ پر ہی اس نے کال ریسیو کرلی۔

میں نے بات کا آغاز کیا۔"اَلسَلامُ عَلَیکُم۔"

دوسری جانب سے کوئی جواب نہ آیا۔میں نے کان سے موبائل ہٹا کر دیکھا۔کال لگی ہوئی تھی۔

میں نے دبارہ کہا۔جواب نادارد۔"ہیلو۔"

کچھ منٹ بعد سوال کیا گیا۔"ک۔۔کون؟"

میں نے پرجوش انداز میں بتایا۔"حیا رضا بات کر رہی ہوں۔"

وہاں پھر خاموشی چھا گئی۔میں کچھ عجیب سا محسوس کرنے لگی۔۔شاید اسے میرا کال

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کرنا پسند نہیں آیا تھا۔

اسارہ کی ٹوٹی پھوٹی آواز سنائی دی۔ ’’ح۔۔حیا۔‘‘

میں نے جواب دیا۔ ’’جی۔‘‘

دوسری جانب کی بات سن کر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گ ئے۔ ’’مجھے بچالو۔‘‘

میں نے جلدی سے کہا۔ ’’کیا ہوا ہے تمہیں؟‘‘

اس نے کہا۔ اس کی آواز سے مجھے لگا وہ نشے میں ہے۔ ’’وہ۔۔وہ آگ ئے۔‘‘

میں نے سانس روک کر پوچھا۔ ’’کون؟‘‘

دوسری جانب ’’بہت تکلیف ہوتی ہے حیا۔ میری روح تک کے ریشے بھی نہیں بچتے۔‘‘
سے مدھم سی آواز آئی۔

لیکن میرا سوال اس تک پہنچنے سے پہلے ہی کال کٹ ’’اسارہ۔۔بتاؤ نا کون آگ ئے۔‘‘

ہو گ ئی۔۔

کون آگ ہے؟ میں بڑبڑائی۔ پہلے اس نے کہا تھا کہ آگیا اور اب آگ ہے۔۔۔ آخر چکر کیا تھا۔۔

میں اس کی ہتھلیوں کی جانب یک ٹک دیکھ رہی تھی۔ آج یونیورسٹی اسٹارٹ ہوئے تیسرا دن تھا اور وہ دو دن بعد میرے سامنے موجود تھی۔ اس کے ہاتھوں میں موجود کٹ کے نشان، جواب بھر چکے تھے، اس کی ذہنی حالت کی نشاندہی کر رہے تھے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں موجود اس ویرانی کو دیکھا جو نجانے کب سے ڈیرہ جمائے بیٹھی تھی۔ میں چپ چاپ اسے دیکھتی رہی۔ میں اسے کوئی بھی بات بتانے کے لیے مجبور نہیں کر سکتی تھی۔ مجھے اس کے ماضی کو جاننے میں انٹرسٹ تھا تو صرف اس لیے کہ مجھے اس سے ہمدردی تھی۔ میں شاید اس کی کچھ مدد کر پاتی اس سب سے نکلنے میں۔ میں اس کی دوست

تھی۔ میرا مقصد اس کے ماضی کی نیوز بریک کرنا نہیں تھا۔ نہ ہی میں کوئی نیوز کاسٹر تھی جو ہر دلچسپ خبر کو بریک کرنا جانتا ہے۔ اگر وہ مجھے کچھ بتاتی بھی تو شاید میں اس سے زیادہ اُن باتوں کی حفاظت کرتی۔ کیونکہ جہان سکندر کی طرح مجھے راز رکھنے آتے ہیں۔۔۔

میں پیپر دے کر ہال سے باہر آئی تو وہ وہیں بینچ پر بیٹھی میرا انتظار کر رہی تھی۔ اسے پیپر دینے میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا، نہ اس نے تیاری کی تھی۔ میں خاموشی سے اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

اس نے میری جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "کیسا ہوا پیپر؟"

میں نے جواب دے کر سوال کیا۔ "اچھا ہوا۔ ایک بات پوچھوں؟"

اس نے سوالیہ نظریں مجھ پر گاڑ دیں۔ ''ہاں۔''

میں نے اتنا ڈائریکٹ سوال کیا کہ ایک لمحے ''تمہاری اس حالت کے پیچھے وجہ کیا ہے؟''

کے لیے وہ بھی ساکت رہ گئی اور پھر اس کی نظروں میں حیرت ابھری جو فوراً غائب

ہو گئی۔ اسے اپنے تاثرات چھپانے میں ملکہ حاصل تھا۔

اس نے تھوڑی دیر لب کاٹے اور بولی۔

پھر رک کر آسمان کی جانب کہیں دیکھا۔ ''وہ۔۔۔۔''

میں نے اسے اکسایا۔ ''کیا؟''

اس نے آسمان سے نظریں ہٹا کر مجھے دیکھا اور سپاٹ لہجے میں بولی۔ میں ''کچھ نہیں۔''

نے گہری سانس خارج کی۔ واقعی میں اسے مجبور نہیں کر سکتی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں بستر پر لیٹی اسمارہ ستار کے مطالق سوچ رہی تھی۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔میں جب سے اس سے ملی تھی،اس نے ہر دوز مجھے حیرت میں مبتلا کیا تھا۔جو مجھے مجبور کرتا تھا کہ میں اس کے ساتھ رہوں۔اسے کسی رازدان، کسی سامع کی ضرورت ہے۔ نجانے جو میں سوچ رہی تھی ویسا تھا بھی یا یہ محض میری خیام خیالی تھی۔میں شروع سے لے کر اب تک اس سے جڑے ہر واقع پر غور و عوض کرتی رہی اور اس کے ساتھ ہی میرے ذہن میں جھماکے سے ہونے لگے۔اس سے جڑا ہر واقعہ کچھ نہ کچھ بیان کر رہا تھا۔کچھ سوالوں کے جواب مل رہے تھے تو کچھ نئے سوال جنم لے رہے تھے۔اب ان کی تصدیق یا ان کو رد کرنا اسمارہ کا کام تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے اسمارہ سے کہا جو سوفٹ "اسمارہ وہ نوٹس دینا جو صبح رکھوائے تھے میں نے۔"

ڈرنک پینے میں مشغول تھی۔

اس نے بیزاری سے کہا۔ "نکال لو یار بیگ میں سے۔"

میں نے اس کا بیگ کھولا اور اپنے نوٹس نکالنے لگی۔ اچانک ہی میری نظریں بیگ میں

موجود سگریٹ کی ڈبی پر پڑیں۔ میں نے حیرت سے اسے دیکھا اور ڈبی باہر نکالی۔

میں نے وہ ڈبی اس کے سامنے کرتے ہوئے سوال کیا۔ یہ ایک غیر "یہ کس کی ہے؟"

اخلاقی حرکت تھی۔ اس کے بیگ میں موجود چیزوں کے بارے میں اس سے سوال

کرنا۔ لیکن میں نے اس وقت اخلاق کو پست پشت کرتے ہوئے پوچھا۔ اس نے نظریں

میری جانب گھومائی یں اور سگریٹ کی ڈبی کو دیکھا۔

اور "اگر آپ کو کوئی چیز کسی کے پاس سے ملے تو موسٹلی وہ چیز اسی کی ہوا کرتی ہے۔"

سکون سے جواب دیا۔

کل رات میرے ذہن میں جو شک کا سانپ کلبھلایا تھا، میں نے "تم سگریٹ پیتی ہو؟"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کی تصدیق چاہی۔

اس نے شانے اچکا کر جواب دیا۔ ”ہاں۔“

اوران پر موجود سگریٹ کے نشان اور یہ باقی زخم ”میں نے اس کا بازو پکڑ کر اٹھایا اور کہا۔

”تمہارے اپنے ہی دیے گ ئے ہیں نا؟

جواب آیا۔ ”ہاں۔“

میں افسوس سے اس کی جانب دیکھتی رہی۔

نجانے وہ کیسی لڑکی تھی؟

شروع سے لے کر اب تک مجھے اس پر حیرت ہوئی تھی، غصہ آیا تھا، ہمدردی ہوئی تھی اس سے، تشویش ہوئی تھی اس ک بارے میں۔ لیکن میں نے اسے اب تک غلط نہیں سمجھا تھا۔ کل رات کے سوا یہ کبھی میرے وہم و گمان میں بھی نا آیا تھا کہ وہ خود کو زردوکوب کرتی ہو گی۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آخر ایسی کیا بات تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے جسم کو لمحہ بالمحہ اتنی دردناک اذیت سے دوچار کرتی تھی۔

میں نے افسوس بھرے لہجے میں سوال کیا۔ ''صرف سگریٹ پیتی ہو؟''

اس نے پیر کو زمین پر رگڑتے ہوئے ''بھی لیتی ہوں۔ (liquids) کچھ لیکویڈز'' بتایا۔

''کیوں؟''

وہ تھوڑی دیر تک مجھے دیکھتی رہی پھر نظریں جھکا کر بولی۔

''سکون کے لیے۔''

میں سوال در سوال کرتی جا رہی تھی۔ ''اور سکون کیوں نہیں ہے تمہیں؟''

''میری سوچیں مجھے سکون سے جینے نہیں دیتیں۔ مجھے دنیا میں موجود ہر چیز کاٹنے کو دوڑتی ہے۔ ہر چیز میری اذیت کا باعث ہے۔ بس اس سب سے فرار حاصل کرنے کے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس کے لہجے" لیے۔ کچھ دیر ان چیزوں کو بھول جانے کے لیے۔ ان کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

میں بے چار گی تھی۔

میں نے اس کا ہاتھ تھاما اور کہا۔

تم مجھے بتادو کہ وہ وجہ کیا ہے۔ شاید میں تمہاری مدد کر سکوں اس ساری چیزوں سے نکلنے "

میری آواز میں ایک یقین تھا۔" کے لیے۔

میری کوئی مدد نہیں کر سکتا، تم بھی نہیں۔ وقت پلٹ "اس کی آنکھ سے ایک آنسو بہ نکلا۔

نہیں سکتا۔ کچھ بدل نہیں سکتا۔ مر کے بھی کوئی زندہ ہوتا ہے کیا بھلا؟ اس نے میری

طرف دیکھا۔ آج پہلی بار میں نے اسے ضبط کھوتے دیکھا تھا۔ چند لمحوں میں ہی اس کی

آنکھیں لال ہو گئی تھیں۔ میں نے نفی میں سر ہلایا۔

جب یہ سب نہیں ہو سکتا تو تم کیسے کرو گی؟۔ جب خدا نے میری مدد نہیں کی تو تم کیسے"

وہ پوچھ رہی تھی۔ اب وہ سوال کر رہی تھی اور میرے پاس کوئی" کرو گی۔ جواب دو۔

جواب نہیں تھا۔ وہ پھر بولی۔

تم کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ کچھ بھی نہیں۔ سو یہ خیال ذہن سے نکال دو کہ تم میری کوئی" اس نے گہری سانسیں لے کر خود کو نارمل کرنا چاہا۔ میں تھوڑی دیر چپ "مدد کر سکتی ہو۔ میں واقعی گزر جانے والے وقت کو بدل نہیں سکتی۔ مگر آنے والے "رہی اور پھر بولی۔ وقت میں تمہارا ساتھ ضرور دے سکتی ہوں۔ تمہاری ہمت بندھا سکتی ہوں۔ تمہیں مجھے اس وقت نہیں پتا تھا کہ جو میں بول رہی ہوں وہ کر بھی سکتی" "مضبوط کر سکتی ہوں۔ ہوں یا نہیں۔ اس کے باوجود میرے لہجے میں بلا کا یقین اور اعتماد تھا۔ اسمارہ اس دوران نفی میں سر ہلاتی رہی جیسے یہ سب محض باتیں ہوں اور وہ اب ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال اس کے دماغ میں اس حد تک جڑ پکڑ چکا تھا کہ وہ کسی کو اپنے تک پہنچنے نہیں دیتی تھی۔ لیکن یہ ضروری تھا جب تک وہ اپنا دل ہلکا نہ کر لیتی۔ اس دلدل سے نہیں نکل سکتی تھی جس میں وہ دھنس چکی تھی۔

پیپرز ختم ہونے کے بعد نئی کلاسز کا آغاز ہو چکا تھا۔ میری اور اسمارہ کی دوستی کو چھ ماہ گزر چکے تھے۔ لیکن میں اب تک اسے سمجھ نہیں پائی تھی۔ کبھی تو وہ بلکل نارمل لگتی، کبھی اس پر نشہ طاری ہوتا۔ لیکن اس نشے میں بھی اسے خود پر کنٹرول ہوتا تھا۔ بہت کم میں نے اس کی آنکھوں کو صحیح حالت میں دیکھا تھا ورنہ اکثر وہ سوجی ہوئی ہی رہتی تھیں۔ نجانے رو رو کر اس کا دل کیوں نہیں بڑھتا تھا۔ دن گزرتے جا رہے تھے۔ میں شروع سے اپنی دوستی کا احساس اسے دلاتی رہی تھی اور جانتی تھی کہ یہ دوستی بغیر کسی چیز کی خواہش کے ہے۔ نجانے میں دوستی میں اتنی مخلص کیوں تھی۔ بغیر کسی کھوٹ کے کسی کا ساتھ دینا آج کل کے دور میں تو نہیں پایا جاتا تھا۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ اسمارہ کب تک مجھے اپنے اعتبار کے قابل سمجھتی ہے۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مجھے اسمارہ کے ساتھ ایک سال ہو چکا تھا۔میں اس کے درد،اذیت،اور تکلیفوں سے واقف تھی لیکن ان کے پیچھے کی وجہ سے اب بھی انجان تھی۔میں اسے ہو ممکن سمجھانے کی کوشش کرتی کہ اسے خود ان سب سے آگے نکلنا ہو گا۔۔جب تک وہ نہ چاہے کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔۔کیونکہ یہ ہمارے اوپر ڈیپینٹ کرتا ہے۔۔لیکن اس کا بس ایک ہی اس نے کبھی جاننے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔ہر بار"حیا تم کچھ نہیں جانتی۔"جواب ہوتا۔ وہ بتانے کا ارادہ کرتی لیکن پھر جیسے اس کی ہمت ٹوٹ جاتی۔ہمارے بیچ کافی بے تکلفی ہو چکی تھی۔اب میں اسے اپنے گھر کے بارے میں بتاتی۔اپنے بارے میں بتاتی۔اور میں یہ بھی جان چکی تھی کہ اسمارہ جوائینٹ فیملی سسٹم میں رہتی تھی۔اس کی ایک چھوٹی بہن اور دو بھائی تھے۔اس کا خاندان پڑھا لکھا تھا اور ان کا یہ فیملی سسٹم مثالی تھا۔اب تک مجھے جتنی باتیں پتا چلی تھیں ان میں تو ایسی کوئی بات نہ تھی جو اسے ازیت پسند بنا دیتی۔

خزاں کا موسم اپنے عروج پر تھا۔ ہر طرف ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ درخت اپنے پتوں کو مرجھا کر گرتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ نیم کے درخت نے اپنے گرے ہوئے پتوں کو دیکھ کر آہ بھری اور پھر سامنے بینچ پر ہم دونوں کو بیٹھا دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔

ساتھ ہی موجود زیتون کے درخت نے نیم کے درخت کو متوجہ کیا۔۔ "ششش۔"

نیم کے درخت نے آہستگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "کا بات ہے؟۔"

زیتون کے درخت نے آنکھیں مٹکائی یں اور بولا۔

"یہ لڑکیاں اتنی اداس کیوں ہیں؟۔"

دونوں درخت دوبارہ ہم دونوں کی طرف "پتا نہیں بھائی۔۔ میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں۔" متوجہ ہو گ ئے۔۔

میں نے ان درخت سے اداس نظریں ہٹا کر اسمارہ کی جانب دیکھا۔اس کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی ایسے جیسے ایک لاش قبر سے اٹھا کر بینچ پر بیٹھا دی گ ئی ہو۔۔۔اس کی ویران آنکھوں سے خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔میں نے دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑا اور آہستہ سے بولی جیسے ڈر ہو کہ یہ لمحہ پھر نہ گزر جائے،کیونکہ اسے واپس آنے میں بہت ٹائم لگتا تھا۔۔

"بولو۔"

اسی الفاظ کے ساتھ اسمارہ کی حسین آنکھوں میں موجود آنسوؤ ں نے بند توڑا اور پہلے آنسو نے ضبط سے لال ہوتے گال پر لڑھک کر باقی آنسوؤ ں کو بھی جیسے دعوت دی۔

"وہ۔۔"

اسمارہ نے ان آنسوؤ ں کے درمیان کچھ کہنا چاہا لیکن آواز ہی جیسے بند ہو گ ئی اس کی۔پھر اس نے اپنے ہاتھ کی ہتیلی سے آنسو پونچھے۔اور دھیمے سے بولی۔۔۔

اس نے سوال کیا۔"حیا تمہیں پتا ہے اس دن کیا ہوا تھا؟"

میں ھواب سے انجان تھی۔"کیا ہوا تھا؟"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

حیامیں اپنوں کی دی ہوئی اذیت کا شکار ایک لڑکی ہوں۔ منجھے اس حالت پر پہنچانے ''

میرے ہر زخم کی وجہ ''اس نے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔'' والے میرے اپنے ہیں۔

وہ نجانے کس تکلیف کے ''میرے اپنے ہیں۔ ہر تکلیف ہر درد کی وجہ میرے اپنے ہیں۔

عالم میں بول رہی تھی۔ پھر اس نے اپنی اس حالت کی زمہ دار اس وجہ سے پردہ ہٹانا

شروع کیا جسے میں کب سے جاننا چاہتی تھی۔۔

کچھ_تو_خدا_کا_خوف_کر#

ازقلم_ستارہ_احمد#

پانچویں_قسط#

اس نے کہنا شروع کیا۔۔

میں اپنے والدین کی سب سے شرارتی اولاد تھی۔ ٹک کر نہ بیٹھنے والی۔ یہ میری سرشت ''

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں ہی نہ تھا۔۔اچھلنا، کودنا، سب کو تنگ کرنا میرے بہترین مشغلوں میں سے تھا۔۔سب مجھ سے بہت پیار کرتے تھے۔ ہمارا کافی بڑا خاندان ہے تو کہیں نہ کہیں آنا جانا لگا رہتا تھا.. اسی سب موج مستیوں میں میرا بچپن گزرنے لگا۔ میں اپنی زندگی کی دس سیڑھیاں چڑھ چکی تھی جب نانی کے گھر سے خالہ کی شادی کا دعوت نامہ آیا۔ میں بہت خوش تھی۔۔اپنے پسند کے کپڑے لیے۔۔ میچنگ کی ہر چیز لی۔۔اور ہم کچھ دنوں کے لیے نانی کے گھر رہنے کے لیے چلے گ ئے۔۔تب اس چھوٹی سی عمر میں ہی مردوں کی درندگی کو میرے سامنے کھول کر رکھ دیا گیا تھا۔"

وہ کپکپائی اور میری جانب دیکھا۔۔۔ میں اسے یک ٹک، بغیر سانس لیے، ساکت ہوئے، پتھر کا مجسمہ بنے، برف ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اس نے پھر بولنا شروع کیا۔

"جانتی ہو مجھے اذیت دینے والا کون تھا؟"

میں نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔۔

"میرے ماموں۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

مجھے لگا میرا سانس واقعی رک گیا ہو۔اس کے بہتے آنسوؤں میں روانی آچکی تھی۔

انہوں نے مجھے پہلی بار عجیب سی نظروں سے دیکھا..میں ابھی ان نظروں کو پہچاننے"

کے قابل نہیں ہوئی تھی۔۔ماموں بہانے بہانے سے مجھے اپنے پاس بلاتے اور میں جی

ماموں،جی ماموں کرتے کرتے ان کے پاس پہنچ جاتی۔اس دن خالہ کی مایوں تھی۔جب

ماموں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا۔

"آئیس کریم کھاؤ گی گڑیا؟"

میری آنکھیں چمکنے لگیں۔۔اور میں نے اثبات میں سر "واؤ۔۔آئیس کریم۔۔"

ہلایا۔۔۔

ان نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں خوشی خوشی ان کے ساتھ چل "چلو پھر چلتے ہیں۔"

اسارہ نے نگاہیں اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔"دی۔

وہ مجھے بڑی خالہ کے گھر لے گ ئے۔۔وہ بھی اس وقت نانی کے گھر میں موجود "

ماموں آئیس کریم دلائی تھی آپ "تھیں۔۔۔میں نے حیرت سے ماموں کو دیکھا۔۔

میں نے انہیں یاد دلایا۔۔"نے؟

جی بیٹا یاد ہے مجھے۔۔میں نے آپ کی آئیس کریم خالہ کے فریج میں رکھی تھی۔آؤ"

"چلو۔۔

میں بھاگ کر اندر گئی اور فریج کھولا۔۔وہاں آئیس کریم موجود تھی۔۔میرا دل بلیوں

اچھلنے لگا۔۔میں نے بہت آرام سے آئیس کریم نکالی تاکہ اس کو کچھ ہو نہ جائے۔۔

میں نے آئیس کریم ان کی طرف بڑھا کر پوچھا۔"ماموں آپ کھائیں گے؟"

میں بھاگ کر کمرے میں گئی اور بیڈ پر"نہیں آپ کھاؤ۔۔آؤ یہاں روم میں بیٹھو۔"

بیٹھ کر جلدی جلدی آئیس کریم کا پیکٹ کھولنے لگی۔۔ماموں میرے پاس بیٹھ

اسارہ نے اپنے ہاتھوں" چلیں ماموں؟"گئے۔۔میں نے آئیس کریم ختم کر کے کہا۔۔

کی جانب دیکھا اور دھیمے سے بولی۔۔

ان نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔۔میں گھبرا کر منمنائی۔۔"

''مملہ کے پاس جانا ہے۔''

ماموں نے اپنے منہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔''شش۔۔''

اسمارہ کی ہچکی بندھ گئی۔۔وہ اپنے ہاتھوں کو''میں نے بھاگنا چاہا۔۔ماموں نے پکڑ لیا۔ زور زور سے رگڑنے لگی۔۔جیسے ان دیکھی گندگی ہٹانا چاہتی ہو۔۔پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔اور میرا نام پکارا۔۔

''حیا۔۔''

اسمارہ نے اپنے پاؤں''مجھے ماموں نے بہت مارا حیا۔بہت مارا۔۔میں بھاگ نہ سکی حیا۔'' آگے کیے۔۔

میرے ہاتھ پاؤں مفلوج ہو گئے حیا۔۔دیکھو۔۔دیکھو ان کو کیا ہو گیا حیا۔۔میرے'' وہ جیسے حیرانی سے پاؤں کو دیکھتے ہوئے چینخنے والے''ہاتھ پاؤں کام نہیں کر رہے۔۔ انداز میں بولی۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اس نے آنسوؤں بھری آنکھوں سے مجھے دیکھا۔۔۔آنکھوں" یہ مفلوج ہو گئے نہ؟"

میں موجود کا جل آنسوؤں سے بہ گیا تھا۔۔

میں نے اس کے سوال پر اثبات میں سر ہلایا۔۔وہ پھر بولنے لگی۔۔

میں ماموں جی۔۔ماموں جی۔۔کرتی رہی۔۔ "

"لیکن ان نے میری ایک نہ سنی حیا۔۔"ماموں جی مت ماریں۔۔ماموں جی۔۔"

اسمارہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ ڈھانپ لیا۔۔پھر وہ اپنا ہاتھ بینچ پر زور زور سے مارنے لگی۔۔۔اندر درد سے پھٹتے دل کو برداشت کرنے کے لیے۔۔۔ساتھ ساتھ دھیمے لہجے میں بولتی رہی۔۔

"انہوں نے مجھے بہت مارا۔۔بہت۔۔بہت۔۔"

میں نے اسمارہ کا ہاتھ پکڑ لیا جو سائیڈ سے چھل چکا تھا۔۔

میری آنکھوں سے نجانے کب آنسو بہنے لگے تھے اور ان میں شدت آتی جا رہی تھی۔۔

میں ''اس نے میری جانب نظریں گھمائیں اور پوچھا۔'' میں وہیں مر گ ئی۔۔ ''

''مر گ ئی نا حیا؟

میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔ اس وقت اس کی آنکھوں میں جو درد جو تکلیف میں نے دیکھی وہ بیان سے باہر ہے۔۔۔ وہ بولنے لگی۔۔

میرے جسم، میری روح کے چھتڑے چھتڑے ہو گ ئے۔۔۔ میں ٹوٹ کے بکھر گ ئی۔۔ ماموں نے جب مجھ معصوم کی پرواہ نہ کی تو وہ میرے ساتھ موجود اپنے رشتے کی کیسے کرتے۔۔۔ پھر انہوں نے مجھے چلنے کو کہا۔۔ میں نجانے کیسے اٹھی اور اپنا لاغر وجود، اپنا گندہ وجود لے کر چلنے لگی۔۔

ماموں مجھے واس لے آئے۔ لیکن سارے راستے ڈراتے دھمکاتے رہے کہ خبردار کسی کو بتایا تو کہیں اور لے جاؤں گا اور اس سے بھی زیادہ بُرا ماروں گا۔۔ مجھے لگا اسمارہ کانپ رہی'' ہے۔۔

میں ڈر گ ئی تھی حیا۔۔ بہت ڈر گ ئی تھی۔۔ میں مما کے پاس پہنچ گ ئی۔۔ مجھے تیز ''

"بخار چڑھ گیا اور وہ بخار اب تک نہیں اترا حیا۔

اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ماتھے سے لگایا۔۔ جو واقعی بخار سے تپ رہا تھا۔۔ میں نجانے اس وقت کیا کیا محسوس کر رہی تھی۔۔ اسارہ سے ہمدردی یا افسوس۔۔ یا اس شخص سے نفرت۔۔

یہاں ہی یہ سب ختم نہیں ہوا۔ مجھے بہت اذیت دی گ ئی۔۔ میں پھر ویسی نہ رہی جیسی" پہلے تھی۔ مجھے ہر جگہ درد اٹھتے۔۔ راتوں کی نینداور دن کا سکون۔۔۔ ہر چیز مجھ سے چھن گ ئی۔۔ پوری پوری رات رونا جیسے معمول ہو گیا۔۔ مجھے اپنے وجود سے نفرت ہو گ ئی۔۔ مجھے ہر مرد سے نفرت ہو گ ئی۔۔ میں خاموش اور چپ چاپ رہنے لگی۔۔ مما نے وجہ پوچھی تو میں نے کوئی بہانا بنا دیا اور مما مان گ ئی حیا۔۔ وہ کیوں مان گ ئی؟۔۔ وہ ماں تھیں۔۔ اپنی بیٹی کو نہ سمجھ پائی۔۔ اس دن وہ بھی میرے دل سے اتر گ ئی۔۔ مجھے بہانے بنانا آگ ئے۔۔ اور آج تک میں بس بہانے ہی بنا سکتی میں افسوس بھری نظروں سے اسارہ کو دیکھ رہی تھی۔۔ "ہوں۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے مرنے کی بھی کوششیں کیں۔۔ایک بار نیند کی گولیاں زیادہ مقدار میں"

"کھالیں۔۔لیکن میں بچ گ ئی حیا۔۔

اسمارہ نے اپنے زخمی بازو، جس کو پہلے بھی اذیت دیتی رہی تھی اسے نوچ ڈالا۔۔

"میں کیوں بچ گ ئی؟"

وہ جیسے ضبط کی انتہا پر تھی۔ہر تکلیف سے گزرنے کے بعد وہ آج پھر ویسی ہی تکلیف محسوس کر رہی تھی۔۔

اس نے اپنی ہتھلیاں میرے سامنے "میں خود کو زدو کوب کرنے لگی۔۔" پھیلا دیں۔۔جہاں کٹ کے نشان موجود تھے۔۔

میں چاہتی تھی کہ اپنی یہ ساری جلد جلا دوں۔۔لیکن اتنی ہمت نہ ہو پائی۔۔اور ایک" دن ابو کی سگریٹ کی ڈبیا دیکھی تو چھپکے سے ایک نکال لی۔۔اور رات کو جب سب سو گ ئے۔۔میں اوپر چھت ہر گ ئی اور سگریٹ جلا لی۔۔اس نے مجھے اتنا سکون دیا حیا۔۔کیا بتاؤں۔۔۔

وہ زہریلا مادہ، وہ دھواں جب میرے اندر اترا تو جیسے ہر چیز ٹھہر گئی۔۔ دھواں باہر خارج

کرنے کے بجائے خود کو اذیت دینے کے لیے میں وہ اپنے اندر اتارتی رہی۔۔ کھانستے

کھانستے دھری ہو جاتی لیکن منہ سے ہاتھ نہ ہٹاتی تاکہ کسی کو میری آواز نہ پہنچ جائے۔۔

میں ساری ساری رات خود کو اذیت دیتی اور پھر پورا دن اس اذیت کو ضبط کرنے میں گزر

جاتا۔۔۔ رات کو جاگتے رہنے سے سر درد رہنے لگا جو پھر میگرین کی وجہ ٹھہرا۔۔

پھر دوسری بار ایک کزن نے میرا ہاتھ پکڑا لیکن میں تو بھاگنا بھول چکی تھی۔۔ میں ساکت

اور مفلوج کھڑی رہی۔۔ وہ بھی اپنی آگ بجھا کر چلا گیا۔۔۔

اس کے بعد میں نے خود کو سگریٹ سے جلانا شروع کر دیا۔۔ پھر مجھے نشہ آور لیکویڈز کا پتا

چلا تو چھوٹے بھائی کو بہلا پھسلا کر منگوانے لگی۔۔ وہ بھی میری خاطر لا دیتا اور کسی کے

سامنے منہ تک نہ کھولتا۔۔۔ اور آج تک میرے گھر میں سب ان باتوں سے ناواقف

ہیں۔۔ مجھے نشہ آور چیزوں نے تباہ کر دیا۔۔ میں ضبط کی انتہا پر ہوں حیا۔۔"

اسارہ نے اپنی سرخ آنکھیں مجھ پر گاڑ دیں۔۔ میں نے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو قابو کیا۔۔۔

اس نے تکلیف سے کہا۔۔"مردے کو بھی نہیں چھوڑتا کوئی۔۔"

"میرے پھیپڑے کمزور ہوگئے ہیں۔۔سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔۔اور ہر چیز سے نفرت ہوگئی ہے حیا۔آئیس کریم۔۔رشتے دار۔۔میرا اپنا وجود۔۔میرا جسم۔۔۔یہ سب میری ناگواری کا باعث ہیں۔۔۔۔میں آج تک یہ سہ رہی ہوں۔۔لیکن نہیں سہ پارہی۔۔میں جینا چاہتی ہوں۔۔لیکن نہیں جی پارہی۔۔میں یہ سب بھولنا چاہتی ہوں۔۔لیکن نہیں بھول پارہی۔۔

اسمارہ نے بے دردی سے اپنے آنسو رگڑ دیے۔۔اور" پھر آسمان کی جانب دیکھا۔۔

میں اللہ سے بھی ناراض ہوں۔۔نہ تب ان نے میرا ساتھ دیا۔۔اور نہ اب دیتے ہیں۔۔"

میں کچھ بھول نہیں پارہی۔۔ایک بار یہ ہوا ہوتا تو بھی شاید سکون ہوتا۔۔۔لیکن بار بار کی اذیت نے مجھے کبھی سکون سے نہ رہنے دیا۔۔

میری ذرا سی آنکھ بھی لگ جائے تو مجھے ان کے سائے نظر آتے ہیں۔۔وہ مجھے پکڑ لیتے ہیں

حیا۔۔وہ مجھے مارتے ہیں۔۔"

اسمارہ نے میرے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔۔اور گہرے گہرے سانس لے کر اپنی سانس بحال کرنے لگی۔۔۔

اور تم کہتی ہو کہ میں ایسی کیوں ہوں؟میں کیوں اداس رہتی ہوں؟میں ایسے ہی چپ نہیں رہتی۔۔چھوٹی سی عمر میں پوری دنیا کو جان گئی تھی۔۔۔سب کو پہچان گئی۔اس نے مجھے دیکھا اور پھر" تھی۔۔۔میں تم سے بھی دوستی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ سامنے دیکھنے لگی۔۔۔۔

لیکن تمہارا بار بار مجھے مخاطب کرنا میرے ذہن پر ہتھوڑے کی طرح برسنے لگا۔۔"تم سے دوستی میری مجبوری تھی تاکہ تمہاری ضد ختم ہو جائے۔۔لیکن پھر تم میرے لیے اجالا ثابت ہونے لگی۔۔۔امید کی ایک کرن۔۔اندھیرے میں چراغ کی روشنی جیسے۔۔بلبل کو راستہ دیکھاتا ایک جگنو جیسے۔۔۔"

وہ پھر مجھے دیکھنے لگی۔۔لیکن میں اسے نہیں دیکھ رہی تھی نہ سن رہی تھی۔۔۔

میرے ذہن میں وہ چھوٹی سی زینب، وہ چھوٹی سی فرشتے گردش کر رہی تھیں۔۔اور بھی نہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جانے کتنی بچیاں ہو گی۔۔میرا دل پھٹ رہا تھا۔۔۔

آخر کیا قصور ان سب کا؟

کیوں ان درندوں نے ان معصوموں کی پرواہ نہ کی؟

آخر کیوں؟

ان کی ہوس اتنی تھی کہ بچیوں کو بھی نہ چھوڑا۔۔وہ ان درندوں کی دی جانے والی اذیت نہ سہ پائی۔۔اور جو سہ گ ئی۔۔میں نے اسارہ کو دیکھا۔۔۔ان کی کیا حالت ہے۔۔وہ نہ جیتی ہیں،نہ مرتی ہیں۔۔

آخر کیوں عورت زاد گھر کی چار دیواری میں بھی محفوظ نہیں رہی۔۔۔کبھی باپ، کبھی بھائی، کبھی ماموں، کبھی تایا، چچا اور کزنز کی درندگی کی بھینت چڑھ جاتی ہیں۔۔۔آئے دن ایسی خبریں آتی ہیں۔۔۔اخباروں کی زینت بنتی ہیں۔۔اور جب پرانی ہو جاتی ہیں تو سب بھول بھال جاتے ہیں۔۔۔

غیروں کے دیے گ ئے زخم پر تو پھر بھی کھرنڈ آ جاتا ہے۔۔ لیکن اپنوں کے دیے گ ئے زخم صدا تازہ رہتے ہیں۔۔ صدا ہرے رہتے ہیں۔۔

ہر انسان ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ اچھائی اب بھی موجود ہے۔۔۔ لحاظ اور شرم کا اب بھی پہرہ ہے۔۔۔ عزت دار لوگ اب بھی موجود ہیں۔۔ لیکن یہاں ان لوگوں کی بات کی جا رہی ہے جو یہ کارنامہ ہائے انجام دے چکے ہیں۔۔

ایک واقعہ کچھ یوں تھا کہ ایک لڑکے نے کسی لڑکی کے ساتھ زیادتی کی۔۔ اور پھر جرگے کے فیصلے پر اس لڑکے کی بہن کو۔۔ زیادتی کی گ ئی لڑکی کے چچا، ماموؤں کے سپرد کر دیا گیا۔۔ کہ وہ جو چاہے کریں۔۔۔ کیوں؟

آخر کیوں؟ بہن کو بھائی کے بدلے بھینٹ چڑھا دیا گیا۔۔ کیا وہ کچھ بھی نہیں تھی کسی کی نظر میں؟

کیا عورت کی اپنی کوئی عزت نہیں؟

کیا عورت زاد کچھ بھی نہیں؟

آخر صنفِ نازک کن کن زخموں کو سہے؟

کہاں تک اذیت کا شکار ہو؟

یہ سلسلہ آخر کب رکے گا؟

یا خدا آخر کب انصاف ملے گا ان سب کو؟

یہاں ان عورتوں کی بات نہیں کی جا رہی جو یہ کارنامے کھلے عام کرتی ہیں۔۔یہاں ان کی بات کی جا رہی ہے جو پاک ہیں، معصوم ہیں۔۔

آہ۔۔۔۔جتنے بھی آنسو روکنا چاہو۔۔وہ نہیں تھمتے۔۔کلیجہ شق ہوا جاتا ہے لیکن یہ سلسلہ نہیں رکتا۔۔

صنفِ نازک کو اپنی حقیقت پہچانی ہو گی۔۔اپنی عزت کی پرواخود کرنی ہو گی۔۔۔آپ کے ہاتھ میں ہے یہ سب کچھ۔۔اپنے گرد حفاظت کی دیوار آپ نے تعمیر کرنی ہو گی۔۔۔اپنے آپ کو آپ نے سمیٹنا ہو گا تاکہ کوئی درندہ آپ کی خوبصورتی کی مُشق پا کر

آپ پر حملہ آور نہ ہو۔۔

آج کل عورت کو حراساں کیا جاتا ہے۔۔۔اپنی خواہش پوری کرنے کے بعد اسے کچرے میں پھینک دیا جاتا ہے۔۔ کیا آج کل کا یہ وہی مسلمان ہے جیسے ہمارے رسول ﷺ نے عورت کی عزت کرنا سکھایا تھا۔۔۔ عورت کے حقوق بتلائے تھے۔۔۔ لیکن آج کل کا انسان کیا۔۔ مسلمان بھی یہ بھول چکا ہے۔۔اور صرف اپنی ہوس پوری کرنے کو معصوم بچیوں کو نشانا بنا رہا ہے۔۔۔ میری ان سب ہوس پرست درندوں سے التجا ہے کہ کچھ تو خدا کا خوف کر۔۔۔۔۔

یہ تو سراسر زنا ہے۔۔۔زور وزبردستی ہے۔۔اذیت کی آخری حد ہے۔۔

آخر کب ان کو سزا ملے گی؟

کب یہ اپنے انجام کو پہنچیں گے؟

کب ان کو ہدایت نصیب ہو گی؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کب عورت زاد اور بچیاں ان تکالیف سے ممبرا ہوں گی؟

یا اللہ ہم تجھ سے انصاف کا سوال کرتے ہیں۔۔ ان لوگوں کو ہدایت نصیب کر۔۔ ان کی بہو بیٹیوں کو بھی اس اذیت سے دوچار نہ ہونے دے۔۔۔ آمین۔۔

ہمارا مسیحا، ہمارا سامع ہمارا خدا ہی ہے۔۔ جو ایک ہے، واحد ہے، تنہا ہے۔۔ ہر چیز کا مالک ہے۔ ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والا ہے۔۔ اس سے منہ نہ پھیریں۔ وہ اپنے بندوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔ اس کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دیں۔۔۔ اس کے سامنے جھک جائیں۔۔ ایسا ممکن ہی نہیں کہ وہ آپ کی نہ سنیں۔۔ جب ایک ماں اپنے بچے کی تکلیف پہ تڑپ جاتی ہے۔۔ تو وہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا کیوں نہ سنے گا؟

اپنا دامن اس کے حضور پھیلا لیجیے۔۔ وہ سارے جہاں کی نعمتیں آپ کے دامن میں ڈال دے گا۔۔

اور ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ پاک نے اسمارہ کی نہ سنی ہو۔۔ لیکن وہ اس سے انجان ہو گی۔۔ رب الحکیم کی مصلیحتوں کو سمجھنے والا کوئی نہیں۔۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ دو ہفتے سے بستر پر پڑی بخار سے پھنک رہی تھی۔۔واقعی کسی کے سامنے اپنے دل کا غبار نکال دینا یا دل ہلکا کر دینا بھی آسان نہیں ہوتا۔۔یہ جاتے جاتے بھی اپنا اثر چھوڑ جاتا ہے۔۔۔انسان تڑپتا ہے، سسکتا ہے۔۔لیکن کچھ کر نہیں پاتا۔۔اپنا راز یا اپنی ذات کا کوئی حصہ جب آپ کسی دوسری کو بتاتے ہیں تو یہ ایک سے دوسرے تک کسی ناسور کی طرح پھیل جاتا ہے۔۔۔اگر وہ اپکا کوئی اپنا ہے تو آپ کے ساتھ ساتھ وہ بھی تڑپتا ہے۔۔آخر میں نے تنگ آکر اسے کال ملائی جو کچھ ہی بیل جانے کے بعد دوسری جانب سے اٹینڈ کر لی گئی۔۔۔

میں نے بات کا آغاز کیا۔۔ "اسلام و علیکم۔"

وہاں سے دعا کا جواب آیا۔۔ "وعلیکم اسلام۔"

میں اس کی آواز سنتے ہی پھٹ پڑی "بس کر دو اسمارہ۔۔اب کتنے دن غیر حاضر رہو گی؟"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تھی۔۔

وہ بے چارگی سے بولی۔ ”یار ہمت نہیں ہے بلکل بھی یونیورسٹی آنے کی۔“

میں نے کہا۔ ”ہمت تو کرنی پڑے گی نا۔ جینا آسان تو نہیں ہوتا۔“

اس کی آواز میں درد تھا۔ میرا دل ”میں جی کب رہی ہوں۔۔ بس اب تو مر رہی ہوں۔“

کانپ گیا۔۔

میں نے ”ایسی مایوسی والی باتیں نہ کرو۔ خیر ہمت کرو۔ اور کل یونیورسٹی حاضر ہو جاؤ۔“

بت تکلفی سے کہا۔۔

اس نے ہار مان لی۔۔ ”اچھا دیکھتی ہوں۔ کوشش کروں گی آنے کی۔“

میں نے اسے اپنے لفظوں سے باندھا۔۔ ”ہاں بلکل۔۔ میں انتظار کروں گی۔“

اس نے حنیف سی آواز میں جواب دیا۔۔ ”اچھا بابا۔۔ چلو بائے۔۔ پھر ملتے ہیں۔“

میں نے کال کٹ کر دی۔۔ اب وہ یقیناً آنے والی تھی۔۔ ”اللہ حافظ۔“

دو ہفتے پہلے۔۔۔۔

اسمارہ کے اس انکشاف کے بعد ہم کتنی ہی دیر وہاں چپ چاپ بیٹھے روتے رہے یا آنسو پیتے رہے۔۔۔اوتے کیا رہے؟ آنسو خود ہی ساتھ چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔ یہ آنسو بھی کتنے اچھے ہیں نا۔۔ کوئی آئے یا نہ آئے یہ ہر خوشی اور غم کے موقع پر ساتھ نبھانے آجاتے ہیں۔انہیں کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔۔۔بس یہ اپنے مالک کا دل ہلکا کرتے رہتے ہیں۔۔اسے دلاسا دیتے رہتے ہیں۔۔اس وقت یہ آنسو بھی ہمارا دل ہلکا کر رہے تھے۔۔

پھر وہ خاموشی سے بنا کچھ کہے اٹھ کر چلی گ ئی۔۔ میں نے اسے نہیں روکا کیونکہ میں سمجھ سکتی تھی۔۔ کسی کے سامنے اپنی ذات کا کوئی پہلو بیان کرنا کتنا تکلیف دہ،اور پھر اس سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نظریں ملانا کتنا ناممکن ہو جاتا ہے۔۔

میرے لیے اس بات پہ یقین کرنا بہت مشکل تھا کہ کوئی ماموں ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔وہ بھی اپنی بہن کی اولاد کے ساتھ۔۔۔یہ تو اسکے لیے زمین پھٹنے اور اس میں گڑ جانے والی بات ہے۔۔

میں ان دنوں بہت اپ سیٹ رہی۔۔اٹھتے بیٹھتے ہر اس لڑکی کا خیال دماغ میں ایک زہریلے سانپ کی طرح کنڈلی مارے بیٹھا تھا جو اس اذیت سے دوچار ہو چکی تھیں۔۔

سمجھ نہیں آتا کہ آخر ان کو کس بات کی سزا دی گئی یں۔۔صرف اس بات کی کہ وہ لڑکیاں تھیں؟۔۔۔

میں اب طے کر چکی تھی کہ میں اسمارہ کو اس فیز سے نکلنے میں مدد کروں گی۔۔۔شاید وہ کچھ بہتر ہو جائے۔۔لیکن اس کے لیے مجھے کیا کرنا تھا۔یہ ابھی سوچنا باقی تھا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میں اس کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ گھڑی کی سوئی یاں ٹک ٹک کرتی نو سے گیارہ پر آٹھری تھیں۔۔ لیکن دور دور تک اس کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔۔ میں نے اسے کال کی۔۔ لیکن وہں سے کلا اٹھانے والا کوئی مرد تھا۔۔۔ پتا چلا اس کا بھائی ہے۔۔

میں نے لہجے کی پریشانی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔ "مجھے اسمارہ سے بات کرنی ہے۔"

وہ ہسپتال میں ہے۔۔ رات کو اس کی طبعیت اچانک کافی خراب ہو گئی تھی۔۔ تو ہم وہاں سے تفصیلی "اسے اہمرجنسی میں لے آئے۔۔ اور ابھی بھی یہاں موجود ہیں۔ جواب آیا تھا۔۔

مجھے لگا میرے پیروں لے سے زمین کھینچ لی گئی ہو۔۔۔ میرا دماغ، ہاتھ پاؤں سب سن ہو چکے تھے۔۔۔

میرے منہ سے بمشکل آواز نکلی۔۔ "کونسے ہسپتال؟"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہاں سے ہسپتال کا نام اور ایڈریس بتایا گیا۔۔کال کرنے کے بعد میں مرے ہوئے قدموں سے اس بینچ پر بیٹھ گ ئی جہاں ہم دو ہفتے پہلے بیٹھے تھے۔۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔وہ اب تک دکھ درد ہی سہتی آئی تھی۔۔۔اور اب ایسے ہی نہیں جاسکتی تھی۔۔ابھی اس کی زندگی میں خوشیاں آنا باقی تھیں۔۔۔انہیں دیکھنا،انہیں وصول کرنا باقی تھا۔۔انہیں محسوس کرنا باقی تھا۔۔۔ابھی تو مر مر کے جینا نہیں۔۔ حقیقی انداز میں جینا تھا اسے۔۔۔ابھی اسے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔میں وہاں بیٹھی نجانے کیا کیا سوچتی رہی۔۔اپنے آپ کو کمپوز کرنے کے بعد میں نے ہسپتال کے پتے پر نگاہ دوھرائی ایک مشہور ہسپتال تھا۔۔۔اور میں ایک فیصلہ کر کے وہاں جانے کے لیے اٹھ گ ئی۔۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایمر جنسی روم میں اسمارہ کے ساتھ اس کی والداہ موجود تھیں۔۔

میں نے سلام کے بعد اپنا تعارف "اسلام و علیکم۔۔میں اسمارہ کی دوست ہوں۔"
کروایا۔۔

انہوں نے دھیرے سے جوب دیا۔۔وہ کافی نقاہت زدہ لگ رہی"وعلیکم اسلام۔
تھیں۔۔اپنی اولاد کو اس حالت میں دیکھنا واقعی انسان کو ادھ مرا کر دیتا ہے۔۔۔

میں نے اسمارہ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔۔میرے لہجے سے پریشانی"یہ کیسی ہے؟"
ہو دیدہ تھی۔۔

یہ کافی کمزور ہے۔۔۔اس کو خون کی کمی ہے۔۔بلڈ پریشر آؤٹ ہو گیا۔۔۔خون کی چار"
بوتلیں لگ چکی ہیں اب تک۔۔۔ڈاکٹرز نے دوائیوں کے زیر اثر بے ہوش رکھا ہوا ہے
وہ رندھی ہوئی آواز میں بتا رہی تھیں۔۔"ابھی۔

میں اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔زرد رنگت والی یہ لڑکی اسمارہ سے مختلف تھی۔وہ پہلے ہی کہاں
جی رہی تھی۔۔لیکن اب تو مرنے جیسی تھی۔۔میرے ذہن کے پردے پر اس کی بات کی
گونج ابھری۔۔

میں نے ایک جھر جھری ”میں جی ہی کب رہی ہوں۔بس اب تو مر رہی ہوں۔“

لی۔۔غلط وقت پہ غلط باتیں یاد آنا بھی پریشانی کو بڑھا دیتا ہے۔۔

اس کے آس پاس لگی نلکیاں۔۔اور دل کی ڈھرکن مونیٹر کرتی مشین۔۔اور اس پر دِیکھتی کم تیز ہوتی دل کی ڈھرکنیں۔۔

یہ مشینیں انسان کے جینے مرنے کا کیا فیصلہ کریں گی۔۔۔انسان تو اندر ہی اندر مرتا ہے...آہ اور کسی کو خبر تک نہیں ہوتی۔۔یہ باتیں افشاء تھوڑی ہوتی ہیں۔۔

ایک دم ہی مجھے ان سب چیزوں سے خوف آنے لگا۔۔میرا دل چاہا میں یہ سب آلے نکال کر پھینک دوں۔۔یہ اسمارہ کی زندگی اور موت کا فیصلہ نہیں کر سکتے تھے۔۔

مجھے اپنے خدا پر یقین تھا۔مجھے یقین تھا کہ آسمانوں اور زمینوں سے زیادہ اس کی رحمت میں وسعت ہے۔۔اس کی رحمت میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔وہ اسمارہ پر بھی رحم کرے گا۔۔میں نجانے اب تک اس کے لیے کتنی دعائیں کر چکی تھی۔۔اور اس کی والدہ کی دعائیں بھی وہ رد نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ایک ماں کی کیسے ٹال سکتا ہے خدا۔۔اوہ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ضرور سنے گا۔۔۔

میں نے کسی سوچ میں ڈوبی آواز میں پوچھا۔۔"اسمارہ کا بلڈ گروپ کیا ہے؟"

اس کی امی نے جواب دیا۔۔میں دفعتاً چونکی۔۔اور حیرت سے انہیں "بی پوزیٹیو۔" دیکھا۔۔

میں نے دوبارہ تصدیق چاہی۔۔۔"بی پوزیٹیو؟"

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

میں نے التجا بھرے "بی پوزیٹیو تو میرا بھی ہے۔۔تو کیا میں اس کو خون دے سکتی ہوں؟" انداز میں پوچھا۔۔

انہوں نے انکار "نہیں بیٹا۔۔شاید اس کی ضرورت نہ پڑے۔۔۔اتنا کافی ہو گا۔۔" کر دیا۔۔

لیکن میں دینا چاہتی ہوں آنٹی۔۔۔انکار مت کریں۔میں اسمارہ کو کھونا نہیں"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے اصرار کیا۔۔"چاہتی۔

اس کی والدہ نے ہتھیار ڈال دیے۔۔"ٹھیک ہے۔۔پھر ڈاکٹر سے بات کرلو۔۔"

میں اسمارہ کو بلڈ دے کر کمرے سے باہر نکلی اور اسمارہ کے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولا۔وہ اب تک بے سدھ تھی۔۔میں دھیرے سے چلتی ہوئی اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

تھوڑی دیر تک اسے دیکھتے رہنے کے بعد میں نے اس کا ہاتھ پکڑا۔جو زندگی کی حرارت سے انجان لگ رہا تھا۔۔۔میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ سے اس کی زندگی مانگتی رہی۔۔۔

میں گھر والوں کو اطلاع کر چکی تھی اور اسمارہ کی کنڈیشن بتا کر اسکے پاس رکنے کی اجازت

بھی لے چکی تھی۔۔۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد نرس آکر اسے کوئی انجیکشن دیتی یا پھر اس کو چھڑتا ہوا بڈ چیک کرتی۔۔ مجھے اسے بیٹھے بیٹھے نجانے کتنی دیر گزر چکی تھی۔۔۔ کتنے پہر گزر چکے تھے۔۔ کتنی صدیاں بیت چکی تھیں۔۔ تم میں نے اس کے ہاتھ میں زندگی کو محسوس کیا۔۔ ہلکے ہلکے اس کی انگلیاں ہلی تھیں۔۔ ایک دم ہی اس میں زندگی ہلولے لینے لگی تھی۔۔۔ اس کی پلکیں ہلیں اور اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنی شروع کیں۔۔ میں نے لمحہ لمحہ اسے زندگی سے آشنا ہوتے دیکھا۔۔ اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر بجالائی۔۔۔

میں نے اسے دھیرے سے پکارا۔۔۔ "اسمارہ۔"

اس نے نظریں گھما کر مجھے دیکھا اور پھر ایک مسکراہٹ میں نے اس کے لبوں پر پھیلتی دیکھی۔۔۔ وہ پہلی مسکراہٹ تھی جو میں حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔ یہ پہلی بار تھا جب میں نے اسے مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔ آپ جب موت کہ منہ سے واپس آئی ہیں اور آپ کا کوئی اپنا آپ کے سامنے ہوں تو دل یونہی آسودہ ہو جایا کرتے ہیں۔۔۔ زندگی کی ہر تمنا حاصل ہو جاتی ہے۔۔۔ زندگی اس پل کتنی اچھی لگتی ہے۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اتنے میں اس کی والدہ اندر کمرے میں آئی ہیں اور اسے دیکھ کر فوراً اس کی جانب لپکیں۔۔۔اسارہ کو صحیح سلامت دیکھ کر ان کی جان میں جان آگئی اور آنکھوں میں خوشی کے آنسوؤں نے اپنی راہ بنالی اور ٹپ ٹپ گرنے لگے۔۔۔

وہ واقعی ایک تکلیف دہ منظر تھا۔ایک ماں اپنی بچی کو ٹھیک پا کر خوشی سے گنگ تھی۔۔۔ڈاکٹر نے آکر اسارہ کو چیک کیا اور اس کی حالت خطرے سے باہر بتائی۔۔۔اب وہ بہتر تھی۔۔۔دل کی دھڑکن آہستہ آہستی معمول پر آرہی تھی۔۔۔میں وہاں سے اٹھ آئی۔۔۔وہ جزباتی منظر دیکھ کر میں بھی جزباتی نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔میں گھر واپس آگئی کیونکہ مجھے سب سے پہلے شکرانے کے نوافل ادا کرنے تھے۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

امی نے اسارہ سے متعلق سوال کیا۔۔۔"اسارہ اب کیسی ہے؟"

میں نے مسرت سے جواب دیا۔۔۔"الحمداللہ۔۔۔اب بہتر ہے۔"

میں نے امی کی آنکھوں میں" یہ وہی ہے نا جس کے متعلق تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا۔۔"

شک کی پرچھائی دیکھ لی تھی۔۔۔

جی یہ وہی ہے۔۔۔لیکن امی میں آپ واضح کردوں کہ اس کے اوپر کوئی سایہ واغیرہ"

میں نے امی سے کہا۔۔وہاس حقیقت"نہیں ہے۔۔۔یہ بس آپ کی خیام خیالی تھی۔۔

سے ناواقف تھیں جو اسمارہ پر بیت چکی تھی۔۔۔

امی نے دھیمے سے لہجے میں کہا اور پھر بولیں۔۔"اچھا۔"

میں نے خشی سے"چلو تم مجھے بھی لے جانا۔۔۔میں بھی اس کی والدہ سے مل لوں گی۔"

اثبات میں سر ہلایا۔۔

میں"ٹھیک ہے۔۔ڈاکٹر آج اسے ڈسچارج کر دیں گے تو ہم ان کے گھر جائیں گے۔"

نے فوراً ہی کہا۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

امی نے سر ہلا کر منظور کر لیا۔۔۔"ٹھیک ہے۔"

میں اور امی اسمارہ کے گھر میں موجود تھے۔۔۔وہ کل ڈسچارج ہو کر آگئی تھی۔۔۔آج تو وہ زندہ لیکن نقاہت زدہ لگتی تھی۔۔اس نے بلیو شرٹ اور نیچے ٹراؤزر پہن رکھا۔۔بال جوڑے میں بندھے تھے اور اور کچھ بال آگے سے بار بار اس کے چہرے پر گرتے تھے۔۔۔امی کو بھی وہ اور اس کی والدہ پسند آئی یں۔۔۔میں اسمارہ کے ساتھ اس کے کمرے میں آئی اور بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔۔

"اب کیسی ہو؟"

اس نے دھیرے سے کہا۔۔وہ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔وہ ناسور اب بھی اس "ٹھیک ہوں۔" کے اندر پنجے گاڑھے بیٹھا تھا۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔"کل یونیورسٹی آرہی ہونا؟"

میں تو آنا چاہتی ہوں لیکن ابھی ڈاکٹر نے آرام کا کہا ہے۔۔۔تو دو تین دن تو لگیں "

اس نے بتایا۔۔۔میں سوچ میں گم ہو گئی۔۔" گے۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔جس دن تم آؤ تو مجھے بتا دینا۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔اور اٹھ "
کر الماری کی طرف بڑھی۔۔اور اپنی کچھ اسکیچ کی ہوئی تصویریں نکال کے لے آئی۔۔۔وہ
پہلے بھی اس کا ذکر کر چکی تھی کہ وہ اسکیچ کر لیا کرتی ہے۔۔۔میں نے سامنے رکھی
تصویروں کو دیکھا۔۔۔اور پہلی پر میری نظر ٹھہر گئی۔۔۔اس میں ایک لڑکی اور کڑکا
اسکیچ کیا گیا تھا۔۔۔اور دیکھنے میں لگتا تھا کہ لڑکا زبردستی لڑکی کو دونوں بازؤں سے پکڑے
کھڑا ہے۔۔۔

میں نے دوسری تصویر پر نظر دوڑائی۔۔۔اس میں بھی ایک لڑکی تھی جس کی آنکھوں
سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

"تم نے کہا تھا کہ دیکھنا۔۔تو یہ ہیں میری اسکیچ کی ہوئی تصویریں۔۔"وہ بولی۔۔

اچھی بنائی ہیں۔۔۔ لیکن مجھے تو نکلتے سورج"میں نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔۔"

اس نے مسکرا کر ہاں"اور رات کے چمکتے چاند پسند ہیں۔۔۔ تم انہیں بھی اسکیچ کرنا۔۔۔

کہا۔۔۔

ہم کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔۔ لیکن ہم نے اس دن کے بارے میں یا کسی انکشاف کے بارے میں یا اسارہ کی ذات کے اس پہلو کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔۔۔وہ میرے سامنے بیٹھی سورج اور اس کی پھیلتی کرنیں بنانے لگی۔۔وہ سورج جو رات کا اندھیرا چھٹ جانے کے بعد بادلوں کی اوٹ سے ہلکا سا جھانک کر پوری دنیا پر ایک نظر دوڑاتا ہے۔۔۔اور رات کے بھیانک فسوں کے گزر جانے کے اپنی کرنیں پھیلا کر ایک نئے دن، ایک نئی صبح، ایک نئے آغاز اور ایک نئے انداز کی نوید دیتا ہے۔۔۔اور ایک خوشگوار سا تاثر سب کے رگ و پے میں منتقل کر دیتا ہے۔۔

میں امید کر سکتی تھی کہ اسارہ کی زندگی میں بھی وہ سورج رات کی خوفناکی۔۔۔اور بھیانک واقعے کو مٹا دینے اور ایک نیا احساس اس کے جسم میں منتقل کر دینے کا باعث بنے گا۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسماء نے مجھے پیچھے سے پکارا تھا۔۔۔میں نے پیچھے مڑے بغیر ہاتھ "حیا کہاں جارہی ہو؟"

اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

"wait۔آتی ہوں بس۔۔۔"

میں کینٹین کی جانب بھاگی۔۔اور دو آئس کریم لے آئی۔۔۔آج تیسرے ہفتے وہ میرے ساتھ موجود تھی۔۔۔ہم دونوں اب ایک دوسرے کو بہتر طریقے سے جان گئے تھے۔۔اور ہماری دوستی پہلے سے زیادہ گہری محسوس ہونے لگی تھی۔۔

میں نے آئس کریم اس کی جانب بڑھائی۔۔اس نے حیرت سے میری جانب دیکھا۔۔جیسے کہنا چاہتی ہو کہ سب جانتے ہوئے بھی یہ آئس کریم کیوں؟

اس نے آئی یس کریم نہ پکڑی تو میں ہاتھ پیچھے کر کے اس کے پاس بیٹھ گ ئی۔۔اور گہری سانس لی۔۔۔

میں نے اس کی جانب دیکھا۔۔"اسمارہ۔۔۔"

اس نے بھی گردن موڑی اور مجھے دیکھنے لگی۔۔۔

"تم اپنے آپ کو بہتر دیکھنا چاہتی ہو نا؟"

اس نے سر جھکا لیا۔۔۔نجانے کیا سوچنے لگی۔۔پھر دھیرے سے جواب دیا

"ہاں۔۔۔"

میری تو جیسے کوئی مراد بر آئی۔۔۔میں نے کہنا شروع کیا۔۔

دیکھو۔۔تمہیں سب سے پہلے اپنے ڈر کو ختم کرنا ہونا۔۔ان معمولی چیزوں سے کب تک بھاگتی رہو گی۔۔جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔ہم اسے نہیں بدل سکتے۔۔اللہ پاک نے تمہیں زندگی دی ہے۔۔تم اسے اپنے لیے نہیں تو دوسروں کے لیے ہی جینا سیکھو۔۔رب کی

''ناشکری مت کرو۔۔وہ اعلی ہیں۔۔ ہمیں زندگی عطا کرنے والے۔۔

اسمارہ نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔ ''میں نے ان سے یہ زندگی نہیں مانگی تھی۔۔''

لیکن اللہ نے تو دے دی۔۔۔کچھ سوچ سمجھ کے ہی دی ہو گی نا۔۔۔انے تمہیں اکیلا''

میں نے ''نہیں چھوڑا۔۔۔اس بات کو دل سے نکال دو۔۔اور یہ آئی یس کریم پکڑو۔۔۔

اسے بدکتت دیکھا تو کہا۔۔

یار یہ کاٹتی بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔ تمہیں اس فیز سے نکلنے کے لیے یہ سب کرنا پڑے ''

میں نے دوبارہ آئی یس کریم اس کی جانب بڑھائی۔۔۔''گا۔۔

وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی۔۔اور کانپتے ہاتھوں سے اسے پکڑا اور پاس رکھے ڈسٹ بن

میں پھینک دیا۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں ''میں یہ نہیں کر سکتی حیا۔۔۔مجھے سب یاد آنے لگتا ہے۔۔ ''

سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔۔۔

توآنے دو۔۔۔یہ ایک حقیت تھی اسمارہ۔۔۔جو بیت چکی ہے۔۔اب وقت کو نہیں پلٹا جا سکتا۔۔۔ تمہیں اس حقیقت کے ساتھ جینا ہو گا۔۔۔بھا گو گی تو کبھی ان سب سے پیچھا نہیں چھڑا پاؤ گی۔۔ تمہیں سب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جینا ہو گا۔۔۔اپنے حق کے لیے لڑ کے جینا ہو گا۔۔۔اپنی عزت سب کی نظروں میں باور کروا کر جینا ہو گا۔۔۔"

میں نے اسے سمجھانا چاہا۔۔

اسمارہ نر دھیرے سے"(میں کوشش کروں گی)۔۔ "I will try..."

کہا۔۔۔لیکن اس کا لہجہ قائل ہو جانے والا نہیں تھا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

---

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے اس سے سورج کی وہ بنائی ہوئی تصویر تصویر لے لی تھی۔۔۔وہ تصویر میرے لیے ایک امید تھی۔۔۔ایک انتظار تھا نئی صبح کے طلوع ہوتے سورج کا۔۔۔جو اپنی

کرنیں اسمارہ کی زندگی پر پھیلا کر اس کی زندگی کو روشن کر دینے والا تھا۔۔

میں کبھی سوچتی تھی کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت مختلف تھے۔۔۔جو مختلف سوچ رکھنے والے انسان۔۔۔

مجھے اس کی ہر بات سے اختلاف تھا تو وہ بھی میری باتوں کو سمجھنے سے انکاری تھی۔۔۔

میں دن کی روشنی کی بات کرتی تھی تو وہ رات کے کالے اندھیرے کی۔۔

میں سورج کی بات کرتی تھی تو وہ اس پہ لگ جانے والے گرہن کی۔۔۔

میں چاند کی بات کرتی تھی۔۔۔وہ اس کے داغ کی۔۔۔

ہم دو ایسے انسان تھے جیسے کسی نہر کے ساتھ چلنے والے دو کنارے لیکن دونوں دور۔۔۔کبھی ایک دوسرے سے نہ ملنے والے۔۔۔۔۔

میرے اندر ہمیشہ سے ایک امید تھی۔۔جو مجھے اندر سے روشن رکھا کرتی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ مایوس تھی۔۔۔اس کے اندر کالا اندھیرا تھا جس میں ہاتھ کے ہاتھ کچھ سجائی نہیں

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

دیتا۔۔۔۔

کسی مختلف انسان کو اپنے ساتھ لے کر چلنا واقعی ایک صبر آزما کام تھا۔۔۔

لیکن میں یہ کام سرانجام دینا چاہتی تھی۔۔۔میں اس کو اندھیرے سے لاکر روشنی میں کھڑا کر دینا چاہتی تھی۔۔۔

اسے زندگی کا کوئی سرا پکڑانا چاہتی تھی۔۔۔جہاں سے وہ اپنی زندگی پھر سے شروع کر پائے۔۔۔

مجھے اپنی ڈائی یری میں لکھے یہ الفاظ یاد آئے کہ اگر کسی ایک چراغ کو روشن کر دیا جائے تو وہ اپنی آنچ سے نجانے کتنوں کو راستہ دیکھانے کا باعث بنتے ہیں۔۔۔۔

صرف ایک چراغ۔۔۔صرف ایک شمع روشن کر کے دیکھیں۔۔۔نجانے کتنوں کے کام سنور جائیں گے۔۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نمازپڑھ رہی تھی جب میں نے اسے اپنے ساتھ نمازپڑھنے کی پیشکش کی۔۔۔"

وہ بدکی۔۔۔"نہیں۔۔۔"

میں مسکرادی۔۔۔

کب تک بھاگو گی۔۔اللہ توہر جگہ موجود ہیں۔۔یہاں،وہاں،ہر کسی کے دل"

"میں،تمہارے دل میں،تمہاری شہ رگ سے بھی قریب۔۔

وہ مجھے یک ٹک دیکھتی رہی۔۔۔جیسے اس نے پہلے یہ سب سوچا ہی نہ ہو۔۔۔

وہ تمہاراانتظار کر رہے ہیں اسمارہ۔۔۔تمہارے پلٹنے کا۔۔۔کب تم خود کواللہ کے حضور"

میں نے دھیرے سے کہا۔۔۔"پیش کر کے اپنے لیے صبر مانگو گی۔؟

میں اتنی جلدی ان سے راضی نہیں ہو سکتی۔۔۔وہ سب دیکھتے رہے حیا۔۔میں ان کی"

وہ چینخنے والے انداز میں "ایک نظر کوتڑپتی رہی لیکن ان نے مجھ پر نظرِ کرم نہیں کی۔۔۔

بولی۔۔۔

تم نے اس واقع کے بعد اللہ کے حضور سجدے کیے تھے؟ روئی تھی ان کے "

"سامنے؟۔۔

۔۔۔وہ بہت "تو کیا جب ہم ان کے سامنے روئی یں گے تبھی وہ ہماری بات سنیں گے؟"

متنفر تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ایک اپنے قدم تم نے پیچھے ہٹائے۔۔۔وہ تو پھر بھی تمہیں آج تک نوازتا"

"رہا۔۔۔

ان نے میرے ساتھ ایسا ہونے" وہ سپاٹ سے لہجے میں بولی۔۔"نہیں۔۔"

"دیا۔۔۔میری پرواہ نہ کی۔۔۔کیوں؟ صرف میں ہی کیوں؟۔۔

صرف تم ہی نہیں ہوا سمارہ۔۔اور بھی نجانے کتنی لڑکیاں ان درندوں کے بھینٹ چڑھ "

چکی ہیں۔۔۔وہ انسان کسی درندوں سے کم نہیں۔۔۔ان کو ان کے کیے کی سزا ضرور ملے

گی۔۔۔"

نجانے میں اس سے بحث کیوں کر رہی تھی جیسے وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ لیکن میں جانتی تھی۔۔۔ یہ اس کے ذہن میں موجود وہ سوال ہیں جن کا جواب ابھی تک اسے کوئی نہیں دے پایا۔۔۔۔۔۔ میں سوچ رہی تھی۔۔۔

سہی ہی تو کہا تھا اس وقت میں نے وہ انسان۔۔۔ چلتے پھرتے درندے ہی تو تھے۔۔۔ معصوم لڑکیوں کا ماس کھانے کے شوقین۔۔۔ اس کے چھتڑے اڑانے والے بے ضمیر۔۔۔ ان کو مار دینے والے قاتل۔۔۔ ان کی روح تک کو نوچ لینے والوں کو کیا انسان کہا تھا سکتا تھا۔۔۔ تف ہے اگر وہ خود کو انسان سمجھتے ہیں۔۔۔ انسان جانور نہیں ہوتا۔۔۔ اللہ نے ایسے ہی اسے اشرف المخلوقات کے اعزاز سے نہیں نوازا۔۔۔۔

کاش کہ انسان اس اعزاز پہ خود کو برتر سمجھنے کے بجائے۔۔۔ اس اعزاز کا مطلب سمجھ جائے۔۔۔ کہ کس بل بوتے پر اسے اشرف المخلوقات کہا جارہا ہے۔۔۔ ساری مخلوق سے برتر، بزرگ تر کیوں قرار دیا جارہا ہے۔۔۔ کیونکہ انسان ہی ہے جو سوچنے سمجھنے کی

صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔انسان ہی ہے جو ساری مخلوق سے مہذب ہے۔۔۔اعلی ہے۔۔۔اسے عقل سے نوازا گیا ہے۔۔ سمجھ سے نوازا گیا۔۔۔ساری مخلوق اس کی طرح معاملات کو نہیں سمجھ سکتی جیسے وہ سمجھ سکتا ہے۔۔۔۔

لیکن آج کے انسان کیا اشرف کہلائے جا سکتے ہیں؟

کہاں گ ئی آج کے انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت؟

کیوں آج وہ عقل سے محروم ہے؟

کیا مسلمان دین کو بھول چکے ہیں؟

کیا وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو فراموش کر چکے ہیں؟

کیا وہ قرآن کو ایک تاق میں رکھ کر بھول چکے ہیں؟

جانور بھی ایک دوسرے کا احساس کر لیتے ہیں۔۔۔

لیکن انسان کیوں اپنے ہی جیسے انسانوں کو مارنے پر تلے ہیں۔۔۔؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ بھی معصوموں کو۔۔۔بغیر کسی وجہ کے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب میری اکثر اسمارہ سے فون پر بات ہونے لگی تھی۔۔۔اس دن بھی میں جب کچن میں امی کے ساتھ کھانا پکانے میں مدد کر رہی تھی جب میرا موبائل بج اٹھا۔۔۔

میں نے اسکرین پر موجود نمبر کو دیکھا۔۔۔

جگمگا رہا تھا۔۔۔ "اسمارہ کالنگ" جہاں

میں نے جلدی سے ہاتھ صاف کیے اور کال ریسیو کی۔۔

میں نے فوراً کہا۔۔۔"اسلام و علیکم۔۔"

حیا تمہیں پتا ہے۔۔۔ماموں آئے ہوئے ہیں۔۔اور۔۔۔۔۔۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ چپ ہوئی تو میں نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔"کیا اور۔۔؟"

وہ ایک ہی سانس میں گھبرائی"انہوں نے زبردستی میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی۔۔"

ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

میں بھی گھبرا گئی لیکن خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔۔

اسارہ نے ویسا ہی کیا۔۔۔"کول ڈاؤن۔۔۔ریلیکس۔۔گہری گہری سانسیں لو۔۔۔"

سنواب۔۔۔انہیں پتا ہے کہ تم ڈرتی ہو۔۔۔وہ محفوظ ہوتے ہیں تمہارے ڈرنے"

سے۔۔تمہیں پتا ہے ناجو زیادہ ڈرے اور اپنا دفاع نہ کر پائے۔۔۔اسے ہی لوگ زیادہ اپنا

شکار بناتے ہیں۔۔۔خود کو مضبوط کرو۔۔۔ڈرو مت۔۔۔یہ کہاوت ان رکھی ہو گی تم نے

"کہ جو ڈر گیا وہ مر گیا۔۔۔ڈرنا چھوڑ دو تم۔۔

کیسے چھوڑ دوں حیا۔۔۔وہ میرے حواسوں پر طاری ہیں۔۔کوئی بھی ایسا لمحہ نہیں جب"

اس کی آواز میں ڈر تھا، خوف تھا، بے چارگی تھی۔۔۔"مجھے ان سے ڈر نہ لگتا ہو۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اب وہ وقت گزر چکا ہے۔۔اب تم بچی نہیں ہو۔۔ میچور ہو چکی ہو۔۔اپنا دفاع کر سکتی ہو۔۔۔اپنے لیے آواز اٹھا سکتی ہو۔۔

اب تمہیں خود کو سنبھالنا ہو گا۔۔اپنا مقابلہ خود کرنا ہو گا۔۔اب تم نے آواز نہ اٹھائی تو اس کی زمہ دار تم ہو گی۔۔"

وہاں سے آواز آئی۔ "ہمم۔۔"

اتنے دنوں سے ذہن میں آنے والا "تم اپنی امی کو بتا کیوں نہیں دیتی ان کی اصلیت؟" سوال میں نے کر ہی ڈالا۔۔۔

"نہیں بتا سکتی۔۔ماموں کی پاور مجھ سے زیادہ ہے۔۔وہ الٹا مجھ پہ الزام ڈال دیں گے۔۔وہ مجھے ڈراتے دھمکاتے ہوئے ہر پہلو سے باز رکھ چکے ہیں۔۔"

دوسری جانب سے کال کٹ کر ہو گئی۔۔۔ "اچھا۔۔"

میں عجیب شش و پنج میں مبتلا تھی۔۔۔ نجانے جو میں اسے سمجھانا چاہتی تجی وہ سمجھ بھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پائی تھی یا نہیں۔۔ لیکن مجھے کمپر ومائی یس نہیں کرنا تھا۔۔۔ میں نے اسے اس حقیقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا سکھانا تھا۔۔۔ اسے اپنی بقا کے لیے لڑنا سکھانا تھا۔۔۔

اگر کوئی درندہ آپ پہ پل پڑے تو اسے آپ نے ہی چیر پھاڑ کر کھا جانا تھا۔۔۔ اسے اس کی اصلیت بتا دینی تھی۔۔۔ اسے سب کے سامنے لا کر سب کو اس سے خبر دار کرنا تھا۔۔۔ دوسری زینب اور فرشتے کو آپ نے ہی بچانا تھا۔۔۔ نا کہ ڈر کے آپ اس سے استعمال ہوتے رہو۔۔۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو۔۔۔ اب آپ نے خود ہی خود کو بچانا تھا۔۔۔

یہ گ ئے وقت کی کہانیاں ہیں جب کوئی مسیحا آتا تھا۔۔۔ اب انسان اتنا گمراہ ہو چکا ہے کہ مسیحوں نے آنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔ اب اپنے محافظ آپ خود اور آپ کا خدا ہے۔۔۔۔۔

آج پھر میں اس کے سامنے آئی یس کریم لیے کھڑی تھی۔۔ اور وہ مجھے بے بسی سے تک رہی تھی۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے آئی یس کریم کی جانب آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔۔" پکڑو۔۔"

اس نے بدلی سے تھام لی تو میں فوراً بولی۔۔

"پھینکنا مت۔۔آج تم کھاؤ گی یہ۔۔"

اس نے بے چارگی سے آئی یس کریم اور پھر مجھے دیکھا۔۔میں نے اسے نظرانداز کردیا۔۔

وہ آہستہ آہستہ آئی یس کا پیپر اتارنے لگی۔۔۔میں کن انکھیوں سے اسے دیکھا۔۔اور ہلکی سی مسکراہت میرے لبوں پر چھاگ ئی۔۔۔جو میں نے بمشکل چھپائی۔۔۔

وہ اب غور سے آئی یس کریم کو آگے پیچھے گھوما کر دیکھ رہی تھی۔۔جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو۔۔۔

اور پھر آئی یس کریم کو منہ میں لے جانے سے پہلے اس نے میری جانب نگاہ کی۔۔میں فوراً کہیں اور دیکھنے لگی۔۔۔

میری جانب سے رسپونس نہ پاکر وہ آئی یس کریم کھانے لگی۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے شکر کا سانس لیا اور اپنی آئی یس کریم پر توجہ دی جو پگھل رہی تھی۔۔۔

وہ روز مجھے نماز پڑھتا ہوا دیکھتی لیکن خود پڑھنے کی اس نے ہمت نہیں کی تھی۔۔۔

آج جب میں نے نماز کے بعد سلام پھیرا تو وہ بولی۔۔

"حیا ناشکری سے کیسے بچا جائے؟"

میں نے اسے دیکھا۔۔

"ہم ناشکرے تب تک ہوتے ہیں جب تک ہمیں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا احساس نہ ہو۔۔۔

جب تک ہم اس کی نعمتوں کو سمجھتے نہ ہوں۔۔اور ج ہم اس کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر

جاننے لگتے ہیں تو خود بخود اس کے شکر کا احساس ہمارے دل میں پیدا ہوتا چلا جاتا

ہے۔۔۔"

میں اٹھ کھڑی ہوئی اور جائے نماز سائیڈ پر رکھی۔۔

اس نے بچپنے سے مجھے یک ٹک دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ "نعمتوں کی قدر کیسے ہو گی؟"

ایسے کہ جب ہم غور و عوض کریں گے۔۔ سوچیں گے کہ اللہ نے ہمیں یہ عطا کیا"

ہے۔۔ اگر نہ کیا ہوتا تو کیا ہوتا؟

آج ہمارے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں، اگر نہ ہوتے تو ہم آج جو کچھ بھی کر رہے ہیں یہ سب

کرنے سے محروم ہوتے۔۔۔

سو میرا ماننا ہے کہ ہر نعمت پر غور کرنے کے بعد ہمارے اوپر اس کی حیقت ایک وحی کی

طرح نازل ہوتی ہے۔۔ سمجھ آتی ہے اور دل میں کہیں کُھب جاتی ہے۔۔

"اور شکر ادا کرنے کا احساس خود ہی پیدا ہو جاتا ہے۔۔۔

اس دوران وہ بلکل خاموشی سے مجھے دیکھتے ہوئے سنتی رہی۔۔۔

میں نے اس کی خاموشی کو شدت سے محسوس کیا۔۔

یہ خاموشی بھی کتنی عجیب ہوتی ہے نا۔۔ لفظوں سے زیادہ معتبر۔۔

ان کہی سی لکن بہت کچھ کہتی ہوئی۔۔اس وقت اسمارہ کی خاموشی بھی بہت کچھ کہ رہی تھی۔۔

میں نے اس کی جانب دیکھا۔۔"کیا ہوا؟"

وہ دھیرے سے میری جانب منہ موڑتے"میں نے ایک خواب دیکھا۔۔کاف عجیب۔۔"

ہوئے بولی۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میری نظروں میں سوال تھا۔۔"کیسا خواب؟"

اس نے بتانا شروع کیا۔۔"میں نے دیکھا کہ۔۔"

"ہم دونوں بحری جہاز میں سوار ہیں۔۔اور گہرے سمندر کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔۔باتیں کرتے ہوئے ہم جہاز کے انجن کی جانب جاتے ہیں۔۔وہ بہت خطرناک سی جگہ تھی۔۔"

اسمارہ نے گہری سانس لی۔۔۔

"ہمارے وہاں پہنچتے ہی انجن جہاز سے الگ ہو جاتا ہے۔۔اور تم اپنے آپ کو سنبھال نہیں پاتی اور نیچے گہرے سمندر میں گرتی ہو۔۔میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں اوپر اٹھانا چاہتی ہوں۔۔لیکن تم زبردستی مجھے بھی کھینچ لیتی ہو۔۔اور ہم سمندر میں نیچے اترتے چلے جاتے ہیں۔۔پانی کا دباؤ ہم پر بڑھنے لگتا ہے۔۔"

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

میں نے پوچھا۔۔"پھر؟"

وہ سامنے دیکھنے لگی۔۔۔"پھر بس میری آنکھ کھل گ ئی۔۔ "

میں"تو ایسے خواب تو آتے ہی رہتے ہیں۔۔اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟"

نے اس کے خواب کو ہلکا پھلکا لیا۔۔

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مصورنے لگی۔۔"نہیں حیا۔۔۔عجیب ہے یہ۔۔"

مجھے موت سے ڈر لگنے لگا ہے حیا۔۔میں اب جینا چاہتی ہوں۔۔ایسے خواب مجھے ڈرا"

"دیتے ہیں۔۔

اس نے ڈرتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

ضروری نہیں کہ ایسے خوابوں کی تعبیر بھی ایسی ہی ہو۔۔تعبیر خوابوں سے مختلف ہوا"

میں نے اسے تسلی دی۔۔۔"کرتی ہے۔۔

اس نے دل سے کہا۔۔"خدا کرے۔۔"

میں نے اس کے ماتھے کو انگلی سے بجاتے"آمین۔۔اب اس کو ذہن سے نکال دو۔۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ہوئے کہا۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"ماموں کی شادی کی تاریخ فیکس ہو گئی ہے۔۔"

اگلے دن اسمارہ نے مجھے فون پر اطلاع دی۔۔

"کونسی تاریخ؟"

"آنے والا جمعہ۔۔"

"اچھا۔۔"

حیا۔۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں چیخ چیخ کر انہیں بد دعا دوں کہ آپ بھی کبھی خوش نہ"

رہیں۔۔آپ بھی پل پل تڑپیں۔۔لیکن آپ کو موت نہ آئے۔۔خدا آپ کو بھی بیٹی دے۔۔۔آمین۔۔"

اس کے لہجے میں درد تھا۔۔میں کانپ اٹھی۔۔

"صبر کر لینا۔۔۔بد عا دینے سے زیادہ افضل ہوتا ہے اسمارہ۔۔۔"

وہ چینخ اٹھی۔۔"نہیں آتا مجھے صبر۔۔۔کتنی بھی کوشش کر لوں۔۔"

جاری رکھو کوشش۔۔۔کچھ بھی یہاں ناممکن نہیں۔۔بس تم اب اپنے سارے "معاملات اللہ کی پاک ہستی پر چھوڑ دو۔۔وہ کسی ظالم کی رسی کسنا خوب جانتا ہے۔۔

"اچھا۔۔"

رابطہ منقطع ہو گیا۔۔لیکن میں کافی دیر سوچتی رہی کہ اگر اسمارہ کی بدعا نہیں لگ گ ئی۔۔۔جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے کہ مصداق ان کی بیٹی ھی ایسی اذیت کا شکار ٹھری تو؟

اس سے زیادہ میں سوچ نہیں سکتی تھی۔۔۔

شاید ساری زندگی ہی زینب اور فرشتے جیسے واقعات ختم نہیں ہونے والے تھے۔۔۔

میں نے جائے نماز بچھائی۔۔۔اسماء بھی جائے نماز بچھانے لگی۔۔۔

میں نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔ لیکن اس وقت کچھ کہنا اسے شرمندہ کرنے کے برابر تھا۔۔۔سو میں خاموش رہی۔۔

اس نے میرے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔۔

اس خدا کو سجدہ کرتے ہی ایک اطمینان بھرا سکون رگ و پے میں اتر جاتا ہے۔۔۔

انسان اپنے سارے غم اس لمحے بھول جاتا ہے۔۔۔بس یاد رہتا ہے تو یہی کہ وہ عظیم ہستی، اپنے خالق و مالک کے سامنے سجدہ ریز ہے۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جو رحیم و کریم ہے تو قہار و جبار بھی۔۔

جو اپنی یاد سے انسان کے دلوں کو سکون بخشنے والا ہے۔۔

انسان کی دعاؤں پر کن کہنے والا ہے۔۔۔

نماز مکمل ہوئی اور میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔۔۔ لیکن اسارہ اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

میں نے اچھنبھے سے اسے دیکھا۔۔ "کہاں جا رہی ہو؟۔۔۔ دعا تو کر لو۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ میں ابھی اللہ سے نظریں ملانے کے قابل نہیں۔۔۔"

میں نے چپ سادھ لی۔۔۔

یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ تھا۔۔۔ یہ اسے خود ہی سلجھانا تھا۔۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں روز زبردستی آئی یس کریم اسے تھمادیتی۔۔۔پہلے کچھ دن تو وہ منہ بناتی رہی لیکن پھر خاموشی سے کھانے لگی۔۔۔

کیا میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے لگی تھی؟

شاید اس کا ڈر ختم ہونے لگا تھا۔۔۔اس میں برداشت آنے لگی تھی۔۔۔

یاخدا۔۔۔یہ تیرا بہت بڑا احسان تھا۔۔۔ایک اندھیروں میں گم لڑکی روشنی کی چاہ کرنے لگی تھی۔۔۔

اور یہ سب کچھ کم تو نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وقت کا پہیہ چلتا رہا اور زندگی دن اور رات کے تابع بھاگتی چلی جا رہی تھی.

چار سال پر لگا کر اُڑ گ ۓ۔۔۔ میں نے مسکرا کر اسارہ کی جانب دیکھا اور اس نے مجھے آنکھ ماری۔

اور ہم نے ایک ساتھ ہاتھ میں پکڑے سرٹیفیکیٹ کے ساتھ اپنی کیپ اوپر کی جانب اچھلیں اور کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔۔۔

آج ہمارا تعلیمی دور ختم ہوا تھا اور پرکٹیکل دور شروع ہوا چاہتا تھا۔۔ ہم انے ہاتھ میں ڈگری سرٹیفیکیٹ ل ۓ بات بے بات ہنس رہے تھے۔۔۔

اسارہ کے چہرے پر پھیلی روشنی اور آنکھوں میں بسی چمک دیکھ کر کوئی نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ لڑکی کس دور اور کس تجربے سے گزر آئی تھی۔۔۔

وہ اپنے سے زیادہ لوگوں کی فطرت کو پہچاننے لگی تھی۔ میرا ساتھ اس کے ل ۓ مبارک ثابت ہوا تھا۔ یہ تو میں یقین سے کہ سکتی تھی۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

۔اس نے آنکھیں سکیڑیں۔۔"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟"

ایک نئی اسارہ کو،ایک نئی زندگی کو،ایک نئی لڑکی کو۔جو صبح کی چلتی صبا جیسی لگنے "

"لگی ہے۔۔اسے دیکھ رہی ہوں۔

وہ ہنس دی۔۔"ہاہاہا۔"

"حیا تمہیں تو شاعر ہونا چاہیے تھا۔"

"بتادو۔غالب کی پوتی یا نواسی وغیرہ تو نہیں ہو؟"اس نے مجھے ٹھوکا دیا۔

میں نے اسے مکا جڑ دیا۔۔"شریر۔"

تم مجھے غالب سے نہیں ملاؤ۔۔۔بس میرا شجرہ نسب بہادر شاہ ظفر تک لے جاؤ۔وہ"

"جیسا بھی بادشاہ تھا۔۔لیکن شاعر کمال کا تھا۔

اس نے ہاتھ"ہاں ہاں۔یہ تم بادشاہوں اور شہزادوں کے خواب دیکھنا چھوڑ دو اب۔"

نچایا۔۔

میں نے آنکھیں پھیلا لیں۔۔۔

"مجھے مغل بادشاہوں کی زندگی بہت بھاتی ہے۔۔ تمہیں تو پتا ہے۔۔ان کے محل اور شاہی باغات،ان کے دربار۔۔۔اُف۔میں ان کی بنائی گ ئی ہر جگہ پر کسی بدروح کی طرح بھٹکنا چاہتی ہوں۔"

میں اپنے ہاتھ پھیلا کر گول گول گھومی۔

"کچھ تو خدا کا خوف کرو حیا۔یہی مغل بادشاہ تخت کے لیے اپنے خاندان والوں کا سر قلم کروا دیا کرتے تھے۔"

"وہ جو بھی کرتے ہوں اسارہ۔میں بھی کوئی شہزادی ی ی۔۔۔آہ۔۔۔"

اسارہ نے مجھے چٹکی کاٹی۔۔۔

"شہزادی صاحبہ۔۔۔خوابوں کی دنیا سے نکل آئی یں اب آپ۔"

میں نے اسے غصے سے گھورا اور ناراض ہو کر آگے بڑھ گ ئی۔۔۔

اسمارہ منہ بگھار ''تم مجھے حقیقت میں جینا سیکھا کر خود اتنے بے سُرے خواب دیکھتی ہو۔''

کر بولتے ہوئے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔۔

میں تم سے ناراض ہوں۔۔اس لیے میں نہیں کہوں گی کہ میرے خواب تمہارے ''''

''خوابوں سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔۔

پیچھے سے اس کے ہنسنے کی آواز آئی تو میں نے مڑ کر دیکھا۔۔ ''ہاہا۔۔''

''کیا ہوا؟''

دیکھو۔۔ تم نے مجھے نہیں بتایا۔۔ پھر بھی مجھے پتا چل گیا کہ تمہارے خواب میرے

www.classicurdumaterial.com

اسمارہ نے لہرا لہرا کر ''خوابوں سے ہزار درجہ حسین، خوبصورت، اعلیٰ اور باکمال ہیں۔

support@classicurdumaterial.com

کہا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں نے منہ بنایا۔۔

میں اسے دھکا دیتے اپنے ہاتھوں ''میں کسی دن تمہیں دھکا دے کر بھاگ جاؤں گی۔۔''

کو قابو کیا۔۔۔وہ آگے بڑھ آئی اور ساتھ کھڑے ہو کر کہنے لگی۔۔۔

اس ’’تمہیں تو دھکا دینا ہی نہیں آتا حیا۔۔۔تم تو ہاتھ بڑھا کر اٹھانے والوں میں سے ہو۔‘‘

کی آنکھوں میں تعریف تھی۔۔عزت تھی۔۔کیا کچھ نا تھا میرے لیے۔۔۔

میں نے بات بدلتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور کینٹین کی ’’آؤ آئی سی کریم کھائیں۔‘‘

طرف بڑھی۔۔

اس نے مجھے یاد دہانی کروائی۔۔’’چاکلیٹ فلیور۔۔‘‘

میں نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

میں نے اسے چھیڑا۔۔’’پاستا میں لوں گی۔۔‘‘

وہ فوراً بھاگی اور کینٹین سے دو چاکلیٹ فلیور میں آئی سی کریم لے آئی۔۔کافی عرصے

سے یہی سب چلا آ رہا تھا۔۔

اسماء اب بہت بہتر تھی۔۔لیکن کبھی کبھی گہری اداسی اس کے گرد احاطہ کر لیتی۔۔

لیکن اب اس کے اندھیرے کمرے کی کھڑکی کھل چکی تھی۔۔اور روز صبح مسکراتا ہوا سورج سب سے پہلے اس کا دیدار کرتا ہوا اٹھتا اور اپنی روشنی کی ہلکی سی کرن اس کے چہرے پر ڈالتا ہوا پوری دنیا کو روشن کر دیتا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر پھیلا سکون اللہ کی جانب پلٹ جانے سے آیا تھا۔۔

وہ باقائیدگی سے پانچ وقت کی نماز ادا کرنے لگی تھی۔۔ہر ماہ ایک قرآن ختم کرنا اس پہ فرض ہو گیا تھا۔۔

اسکارف میں موجود اس کا روشن چہرہ کچھ اور منور لگنے لگا تھا۔۔پھیکی سی مسکراہت پھیلتے پھیلتے روشن سی ہو کر اس کے لبوں پر موجود رہنے لگی تھی۔۔آنکھوں کے نیچے موجود ہلکے غائب ہو چکے تھے۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پہلے کی سنجیدگی نے شوخی اوڑھ لی تھی۔۔دل کا پھیلتا ناسور یک دم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔۔

مکمل علاج کروانے کی وجہ سے اس کی سانس کی بیماری اور دیگر مسائل حل ہونے لگے تھے۔۔

کبھی کبھی تو میں اسے پہچان ہی نہیں پاتی تھی۔۔۔وہ اب ایک بہتر زندگی کی طرف آگئی تھی۔۔

وہ اداس راتوں کی پینٹنگ چھوڑ کر صبح کی نئی کھلتی ہوئی روشنی کو پینٹ کرنے لگی تھی۔۔آدھے ادھورے چاند کے بجائے ایک پورا مکمل چانداس کے کینوس پر بکھرنے لگا تھا۔۔اس کے ہاتھ میں جادو تھا۔۔ہر پینٹنگ کی ہوئی چیز پہلے سے بڑھ کر جیتی جاگتی محسوس ہونے لگی تھی۔۔

وہ اپنی پینٹنگ کو آرٹ گیلری میں رکھوانے لگی۔۔اور مجھے ان تک پہنچنے سے پہلے ہی سب انہیں خرید چکے ہوتے تھے۔۔میں اسے غصے سے گھور کر دیکھا کرتی۔۔

"میرے لیے بچتی ہی نہیں ہیں۔"

"تم کیوں خریدنا چاہتی ہو۔۔چھوڑدو یہ ضد۔۔مجھ سے لے لیا کرو۔"

وہ ہنستے ہوئے کہتی۔۔اس نے ایک بار پھر یہ راگ الاپ دیا تھا۔۔

’’نہیں۔۔میں تمہاتی پینٹینگ ہر صورت میں خرید نا چاہتی ہوں۔‘‘

اچھا بابا لے لینا۔۔آؤ پہلے ان پینٹینگ سے ملنے والی رقم سے پارٹی کرتے‘‘

میں اثبات میں سر ہلا دیتی۔۔۔’’ہیں۔۔۔

ہم دونوں ہی اپنی اپنی فیلڈ میں آگے بڑھ چکے تھے۔۔۔

اسارہ کے ماموں کی دو بیٹیاں اسنیا میں آچکی تھیں۔۔جو وقت کے ساتھ بڑی ہوتی جا رہی تھیں۔۔میں ہمیشہ دعا کرتی تھی کہ کسی لڑکی کے ساتھ کبھی ایسا نہ ہو جو اسارہ سہ چکی تھی۔۔

لیکن مکافاتِ عمل کو کوئی نہیں روک سکتا۔۔چھوٹی بیٹی کے دماغ میں پیدائشی طور پر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ٹیومر تھا۔۔

جس کی وجہ وہ دوسرے سال میں ہی اس بے درد زمانے سے چھٹکارا پا گ ئی۔۔۔اور

ماموں کی وائی یف ہارٹ اٹیک ہونے کی صورت میں بیمار رہنے لگی۔۔۔ان کو سنبھالتے

سنبھالتے اسارہ کی ماموں وقت سے پہلے بوڑھے لگنے لگے تھے۔۔۔

یہ اللہ کے کام تھے۔۔ظالم کے گرد رسی کسنے لگی تھی۔۔۔

---

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"حیا میں سوچ رہی ہوں کہ میں ایک فاؤنڈیشن بناؤں۔"

۔میں نے اسے اچھنبھے سے دیکھا۔۔"کس چیز کے لیے؟"

زیادتی کی گ ئی لڑکیوں کو آواز دینے کے لیے۔۔ان کو جینا سکھانے کے لیے۔۔۔اور"

"ایسے درندوں کو اپنے انجام تک پہنچانے کے لیے۔۔۔

اس کے لہجے میں عزم تھا۔۔

"اگر ایسا ہے تو ہم ساتھ مل کر بنائیں گے۔۔"

وہ مسکرائی۔۔ "ٹھیک ہے۔۔اور ہم دونوں اس کے اونر ہوں گے۔۔"

"ہم نہیں۔۔۔صرف تم۔۔۔کیونکہ میں تمہاری ہلپر ہوں گی۔۔"

"کیوں؟"

"کیونکہ مجھے ایسے ہی اچھا لگتا ہے۔۔۔تم سلطان ہو گی اور میں سلطان ساز۔۔"

میں نے سلطان اور سلطان ساز پر زور دیا۔۔۔

"لیکن۔۔۔"

میں نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔۔ "بس میں نے جو کہا وہی ہو گا۔۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسمارہ نے راضی نہ ہوتے ہوئے بھی خاموشہ اختیار کرلی۔۔۔

فاؤنڈیشن کا اسٹرکچر کھڑا ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔روز بروز کام اپنے پایہ تکمیل تک پہنچتا جارہا تھا۔۔

آخر ایک ایک سال بعد فاؤنڈیشن کی عمارت مکمل طور پر تیار ہو گئی۔۔۔

میں نے اور اسمارہ نے اس کاربن کاٹ کر اس فاؤنڈیشن کا آغاز کیا۔۔

اسی دوران میں نے اوپر کی جانب دیکھا۔۔فاؤنڈیشن کی بلڈینگ کے ماتھے پر بڑا بڑا سورج کی کونوں میں جگمگا رہا تھا۔۔۔ "حیا رضا فاؤنڈیشن"

اسمارہ کو لاکھ منا کرنے کے باوجود اس نے یہی نام اس فاؤنڈیشن کے لیے منتخب کیا

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

تھا۔۔۔۔

۔۔۔

فاؤنڈیشن کا قیام بہت اچھا ثابت ہوا تھا۔ ہم اس سے متصل ایک ہسپتال کے قیام کو بھی یقینی بنا چکے تھے۔۔

اب جا کر احساس ہو رہا تھا ہمیں لوگوں کی تکلیفوں کا۔۔ یہاں میں نے اور اسارہ نے ایک الگ ہی دنیا دیکھی۔۔ یہاں ایک الگ ہی جہاں تھا۔۔ ایک الگ ہی سماں تھا۔

یہاں کا آسمان بھی کچھ بدلا ہوا سا تھا۔۔ جس پر کالے دکھ درد کے بادل امنڈ امنڈ کر آتے تھے۔۔ یہاں تارے آسماں پر نہیں ہمارے سر کے گرد ناچتے تھے۔۔ یہاں زمیں اپنے حیا رضا" ایک الگ ہی معیار میں گردش کر رہی تھی۔۔ کتنی ہی لڑکیاں تھیں جنہوں نے کا در ایک آخری آس کے طور پر کھٹکھٹایا تھا۔۔ کتنے ہی ماں باپ تھے جو "فاؤنڈیشن

انصاف ملنے پر دعائیں دیتے ہوئے گئے تھے۔۔یہاں انصاف تھا کیونکہ میں اور اسمارہ کا ہدف ہی انصاف قائم رکھنا تھا۔۔بہت ساری زینب اور فرشتے کو بچانا تھا۔۔

میں داخل ہوئی تو اسمارہ کو سامنے سے آتے ہوئے "حیا رضا فاؤنڈیشن" میں دیکھا۔۔اس نے آتے ہی میرا ہاتھ پکڑا اور بولی۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔کچھ دیکھانا ہے۔"

میں نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس کی اسپیڈ کم کی۔۔وہ رک "کیا دیکھانا ہے؟" گئی۔

حیا تمہیں پتا ہے۔۔آج مجھے احساس ہوا ہے کہ صرف میں ہی اس دنیا میں اکیلی نہیں "

"ہوں۔۔80% لڑکیاں، بچیاں اس ظلم کا شکار ہیں۔

وہ دوبارہ چلنے لگی۔۔اور مجھے آئی سی یو میں لے آئی۔۔

جہاں ایک کمزور سی لڑکی لیٹی ہوئی تھی۔۔اس کے چہرے پر کچھ زخم کے نشانات نظر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آرہے تھے۔۔اسمارہ نے اس کی جانب ہاتھ سے اشارہ کیا۔۔

"یہ آج آئی ہے۔۔ایک لڑکا جو اسے پسند کرتا اور چھیڑا کرتا تھا۔۔۔لیکن اس نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔۔تو اُس نے اسے کڈنیپ کر کے بدلے کی آگ میں پہلے اسے زیادتی کا نشانہ بنایا اور پھر درندگی کی حد کرتے ہوئے اس کے جسم پر لا تعداد کٹ لگائے۔۔۔اور پھر اسے ایک سنسان جگہ پر چھوڑ دیا۔۔نجانے اب تک کیسے زندہ ہے یہ۔۔ڈاکٹرز کی ایک ٹیم اسے ہینڈل کر رہی ہے۔۔"

میں نے دوبارہ اس لڑکی کی جانب دیکھا۔۔ایک درد سا کہیں اٹھا۔۔

ایک اور زینب۔۔۔

پھر اسمارہ مجھے ایک کمرے میں لے آئی۔۔جہاں ایک لڑکی خاموشی سے بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔

"اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو ماں نے دوسری شادی کر لی۔۔اور یہ اپنے سوتیلے باپ کی بربریت کا شکار ہو جانے والی لڑکی ہے۔۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے اس معصوم صورت والی لڑکی کو دیکھا اور آجانے والے آنسوؤں کو بہنے دیا۔۔

زندگی اتنی بھی آسان نہیں ہے۔۔۔ جتنا آسان ہم نے اسے سمجھ رکھا ہے۔۔

یہ زندگی اونچے نیچے پہاڑوں کی مانند ہے۔۔ جہاں خاردار جنگلی پودے جگہ جگہ اُگ آتے ہیں۔۔۔ انسان جتنا بھی سنبھل کر چلے۔۔ وہ پھر بھی ان کا شکار ہو جاتا ہے۔۔

"اس کی ماں کہاں ہے؟"

اس کی ماں کو کچھ نہیں پتا۔۔ وہ تو اپنی دوسری زندگی شروع کر چکی ہے۔۔۔ یہ خود آئی ہے یہاں۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کوئی اتنا سمجھدار اور ہمت والا کیسے ہو سکتا ہے۔۔ یہ دکھی ہے، افسردہ ہے۔ لیکن اس میں ایک عزم ہے۔۔ انصاف لینے کا اور اپنے سوتیلے باپ "
اسمارہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔ میں نے بھی اسے "کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا۔۔ دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

موجود ہے۔۔۔ ہم law انہیں انصاف ضرور ملے گا۔۔ ہمارے پاس حراسمنٹ کا"
اسے استعمال کر سکتے ہیں۔۔ ہم ان درندوں کی فائل تب تک بند نہیں ہونے دیں گے

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

جب تک ان کو سزا نہیں مل جاتی۔۔اب تو ہمارے پاس بہت سے تعلقات ہیں جنہیں ہم استعمال کر سکتے ہیں۔۔وہ سب ہمارا ساتھ دیں گے۔۔"

۔اسمارہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر باہر لے جاتے ہوئے کہا۔۔" بلکل "

کی کمپنی Malaysia اسمارہ میں نے کل ہی"

"Justice againt women harasment"

کرنا چاہتے ہیں۔۔آج ہم اس فائل پر deal کی فائل ریڈ کی ہے۔۔وہ ہمارے ساتھ ڈسکس کریں گے اور فیصلہ کریں گے کہ کیا کرنا ہے۔۔میرا خیال ہے ان کا ساتھ ہمارے لیے اچھا ثابت ہو گا۔۔"

ٹھیک ہے فلحال میں نے لنچ منگوایا ہے۔۔پہلے وہ کرتے ہیں۔۔باقی کام بعد میں کریں گے۔۔"

اسمارہ نے اپنے آفس کا دروازہ کھولا اور ہم اندر داخل ہوئے۔۔

یہ روشندار آفس میرے مرہونِ منت تھا۔۔ شیشے کی بڑی بڑی کھڑکیوں سے باہر دوڑتی زندگی کو دیکھا جاسکتا تھا۔۔

کھڑکیوں کے آگے نفیس سے سفید پردے ڈالے گ ئے تھے۔۔۔ جس پر بلیک روز بنے ہوئے تھے۔ جن پر حقیقت کا گمان ہوتا تھا۔۔ یہ پردے صبح ہی (Black rose) سائیڈ پہ کر دیے جاتے تھے اور چھن چھن آتی روشنی پورے آفس کو اپنے حصار میں لے لیتی تھی۔۔۔

ایک طرف دیوار گیر الماری بنوائی گ ئی تھی۔۔ جن میں فائلز نفاست سے رکھی ہوئی تھیں۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

تھا۔ جس میں رنگ برنگی مچھلیاں (aquarium) اور ایک جانب آبِ یزدان

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تیرتی نظر آرہی تھیں۔۔ ایکیوریم میں لگی لائیٹس رات کے وقت جگمگاتی ہوئی بہت حسین لگتی تھیں۔۔

میں چلتے ہوئے آبِ یزدان کے پاس گ ئی۔۔ اور ایک سنہری مچھلی کو دیکھنے لگی۔۔ یہ

میری مچھلی تھی جو میرے کمرے میں موجود ایکیوریم کا حصہ تھی۔۔۔

ایک بار نجانے کیوں میری ساری مچھلیاں مر گئیں۔۔ میں بہت روئی اور ان مچھلیوں کو ایک ایک کر کے ایکیوریم سے نکالنے لگی۔۔

جب وہ سنہری مچھلی میرے ہاتھ میں آئی تو اس نے اپنی دم ہلا کر اپنے زندہ ہونے کا احساس دلایا۔۔

میں خوشی سے اچھل ہی تو پڑی تھی۔۔ اور جلدی سے اسے ایکیوریم میں واپس ڈال کر ایکیوریم میں نیا پانی بڑھا اور اسے خوراک فراہم کی۔۔ کچھ ہی دیر بعد وہ ہمت کر کے آہستہ آہستہ ہلنے لگی اور فراہم کردہ خوراک کھانے لگی۔۔۔ اب وہ ایک بار پھر پورے ایکیوریم میں اٹکلیاں کرتی پھر رہی تھی۔۔

اس سنہری مچھلی نے مجھے سکھایا تھا کہ کبھی ہمت نہ ہارو۔۔۔ اس نے بھی تو ہمت نہ ہاری تھی۔۔۔ اور موت کو شکست دے کر واپس زندگی کی دوڑ میں شامل ہو گئی تھی۔۔ اور جو ہمت ہار چکی تھیں ان کا اب نام و نشان تک نہیں تھا۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کاایکیوریم بنوایا تو اپنی اس سنہری مچھلی کو بھی یہاں "حیا رضا فاؤنڈیشن" جب میں نے منتقل کر دیا تھا۔۔اب تو اس کی کافی ساری دوستیں بھی اس آبِ یزدان کا حصہ بن چکی تھیں۔۔

حیا رضا۔۔اب زرا یہاں تشریف لے آئیں اور اس مچھلی کو تکنا بند کر دیں۔۔لنچ ٹھنڈا" اسمارہ کی آواز پر میں چونکی اور آکر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔"ہو رہا ہے۔

مجھے تو کبھی کبھی تمہاری اس مچھلی سے حسد ہونے لگتی ہے۔۔لگاتار گھورتی رہتی ہو" "اسے۔۔

میں ہنس دی۔۔

"یہ بھی میری دوست ہے۔۔خبردار جو اس سے حسد کی تم نے۔۔"

پتا نہیں کیسی دوست ہے۔۔بولتی کچھ نہیں ہے۔۔اور جو یہاں" اسمارہ نے منہ بنایا۔۔ آپ کے پیچھے حیا حیا کرتی گھوم رہی ہوتی ہے۔۔اس کی تو کوئی پرواہ نہیں آپ "کو۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ جلی بھنی ہوئی تھی۔۔۔میں اس کے انداز پر مسکرادی۔۔

یہ بولتی نہیں ہے۔۔۔ لیکن بہت کچھ سکھادیتی ہے۔۔اور تمہارے جلنے بھنّے کی وجہ بھی" پتاہے مجھے۔۔اتنی بار معافی مانگ لی ہے کہ مصروف تھی میں۔۔۔اور تمہارے ساتھ رحمان صاحب کی پارٹی میں نہیں جاسکی۔۔۔جانتی ہوں وہ تمہارے قریبی رشتہ دار ہیں اورانہیوں نے مجھے بھی انوائیٹ کیا تھا۔۔۔لیکن تم یہ بھی جانتی ہو کہ اتنی بڑی یونیورسٹی کے ایک اہم عہدے پر فائض ہونا آسان کام نہیں ہے۔۔۔پھر بھی وقت میں نے اسے تھوڑی شرم"نکال کر تمہارے ساتھ بیٹھی ہوں تو اس پر احسان مانو میرا۔۔ دلاناچاہی۔۔

"تمہیں ان سب سے وقت نکالنا ہوگا۔۔ورنہ کچا چبا جاؤں گی تمہیں۔۔"

اسمارہ نے ایک چکن کا پیس اٹھایا اور اسے کاٹتے ہوئے بولی۔۔

اچھا بابا۔۔تمہارے لیے ہی تو وقت نکالتی ہوں۔۔اب جلدی سے کھانا کھالو"

میں نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ سے چکن کا پیس اچکا اور خود کھانے "موٹی۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

لگی۔۔۔جس پر اسمارہ نے مجھے گھوری سے نوازہ اور خاموشی سے دوسرا پیپر اٹھالیا۔۔

ہم دونوں اس وقت باہر کی چند کمپنیوں کی فائلز کھولے بیٹھے تھے۔۔

"حیا۔۔۔یہ اس کمپنی کے اونر پہ ایک بار منی لانڈرنگ کا کیس بھی بن چکا ہے۔۔"

اسمارہ نے ایک فائل میرے سامنے رکھ کر اس کے اونر کی تصویر کی جانب اشارہ کیا۔۔

deal اوہ۔۔اس فائل کو ڈسٹ بن میں ڈال دو اگر تمہارے ذہن میں اس نے" میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔" کرنے کا خیال پرورش پارہا ہے تو۔۔۔

"لیکن کیوں؟"

ہمیں ایک صاف وشفاف نظام کو لے کر چلنا ہے اسمارہ۔۔ہم ایسے لوگوں کا ساتھ افورڈ"

"نہیں کر سکتے۔۔

اسمارہ نے مسکراتے ہوئے فائل سائیڈ پر رکھ دی۔۔" اچھا بابا۔۔ جیسے تم کہو۔"

اتنے میں ٹیبل پر موجود فون کی گھنٹی بجنے لگی۔۔اسمارہ نے فون اٹھایا۔۔

"جی۔۔"

دوسری جانب ریسیپشنسٹ موجود تھی۔۔اسمارہ نے اس کی بات خاموشی سے سنی اور پھر بولی۔۔

"ہم آرہے ہیں۔۔"

ایک لڑکی بہت بری حالت میں لائی گئی ہے۔۔اور اسے آئی سی یو میں منتقل کیا گیا"

اسمارہ نے فون رکھتے ہی بتایا۔۔ "ہے۔۔ چلو۔۔

ہم دونوں جلدی سے آئی سی یو کی جانب بڑھے۔۔اور اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی اسمارہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

میں نے اس کے چہرے کو سفید پڑتے دیکھا۔۔اور پھر اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

اسے ایک چادر سے لپیٹا گیا تھا۔۔۔چہرے پر نیل اور زخموں کے نشانات موجود تھے۔۔

میں نے فوراً ہدایت دی۔۔"ڈاکٹر ہما کو بلائیں جلدی۔۔"

اسی لمحے ڈاکٹر ہما وہاں پہنچیں۔۔۔

"ڈاکٹر آپ انہیں چیک کریں۔۔اور باقی ٹیم کے ممبرز کو بھی بلوالیں۔۔۔"

ہم نے اپنے فاؤنڈیشن میں ساری فیمیل ڈاکٹرز کو رکھا تھا۔۔

یہ اقدام لڑکیوں کی زہنی صیحت کے پیشِ نظر اٹھایا گیا تھا۔۔

ڈاکٹر ہمانے جواب دیا اور جلدی سے پیشینٹ کی"جی میں نے انہیں انفارم کر دیا ہے۔۔"

جانب بڑھیں۔۔

میں اسمارہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے ٹیرس پر لے آئی۔۔۔جہاں سے دور تک پھیلی اونچی نیچی

عمارات کو دیکھا جا سکتا تھا۔۔

میں نے تشویش ظاہر کی۔۔"کیا ہوا ہے؟"

اسمارہ کانپی۔"حیا۔۔۔وہ۔۔"

میں نے سوالیہ نظریں اس پہ جمائے رکھیں۔۔۔

اتنے میں ایک کبوتر پھڑ پھڑاتے ہوئے میرے قدموں میں آ گرا۔۔۔

میں اور اسمارہ دفعتاً چونکے۔۔۔

وہ کبوتر نڈھال لگتا تھا۔۔۔میں نے جھک کر اسے اٹھایا اور اس کے پروں کو سہلانے

لگی۔۔۔

اور سائیڈ پر کبوتروں کے لیے رکھے پانی کو طرف بڑھی اور اس کی چونچ پانی میں ڈپ

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

کردی۔۔۔

وہ جلدی جلدی پانی پینے لگا۔۔میں نے اسے وہیں چھوڑ دیا۔۔۔

اور واپس اسمارہ کے پاس آئی۔۔۔

وہ اس کبوتر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔نہیں۔۔بلکہ وہ کہیں اور دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے لب ہلے۔۔

میں بھی اسی طرح تھی نا کچھ سال پہلے۔۔۔اور تم نے مجھے اٹھا کر اپنے قدموں پر کھڑا کر دیا تھا۔۔

اس کی نظریں میری طرف گھومیں۔۔۔میں دم سادھے اسے سن رہی تھی۔۔۔۔

"تمہیں اللہ نے کتنی اچھی چیز سے نوازا ہے حیا۔۔۔دوسرے کو اس کے قدموں پر واپس کھڑا کر دینا کچھ کم تو نہیں ہوتا نا۔۔"

اس کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا ہو گیا ہے اسمارہ؟۔۔کون تھی وہ لڑکی؟"

میں نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

اس نے بمشکل کہا۔۔۔"میرے ماموں کی بیٹی۔۔"

اور یہ انکشاف میرے اوپر بجلی بن کر ٹوٹا۔۔۔

اس نے اوپر گھومتے پنکھے کو دیکھا۔۔۔اور اٹھ بیٹھی۔۔۔

وہ اب بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ اسپتال میں موجود تھی۔۔۔

اس نے بیڈ سے نیچے نظریں دوھڑا کر اپنے چپل ڈھونڈنے چاہے جو وہیں تھے، جہاں اس

نے اتارے تھے۔۔۔۔

اس نے اپنے پیران چپل میں اڑسے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر معصومیت تھی اور آنکھوں میں درد ٹھہرا ہوا سا لگتا تھا۔۔۔

پچھلے گزر جانے والے سارے مناظر اس کے نظروں کے سامنے گردش کرنے لگے۔۔۔وہ کمرے سے باہر آئی تو سامنے سے دو تین نرسیں ایک اسٹریچر کو جلدی جلدی کھینچے چلی آ رہی تھیں۔۔۔

وہ اسٹریچر اس کے سامنے سے گزرا تو اس نے ایک زخمی لڑکی کو اس پہ پڑے دیکھا۔۔۔نرسیں اسٹریچر آئی سی یو میں لے گئی یں۔۔۔

ایک درد سا اس کے اندر اٹھا۔۔۔اور ایک عزم کے ساتھ وہ واپس کمرے میں چلی گئی۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

وہ شخص کافی پریشان لگتا تھا۔۔۔اس نے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو نوچا۔۔۔۔

اور ایک نمبر ڈائیل کرنے لگا۔۔۔۔

کال مل "کیا آج یہاں کسی پندرہ سالہ لڑکی کو زخمی یا بری حالت میں لایا گیا ہے۔۔؟"

جانے پر اس نے جلدی سے کہا۔۔۔

اور دوسری جانب سے نفی میں جواب آنے پر اس نے مایوسی سے فون کان سے ہٹا کر بند کر دیا۔۔۔

وہ بڑبڑایا۔۔۔"او۔۔میرے خدا۔۔۔۔میری بچی کہاں ہے۔۔؟"

اتنے میں اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

اس نے جلدی سے فون کان سے لگایا۔۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری جانب کی بات سننے کے بعد اس کے حواس جاتے رہے۔۔۔۔

جانا تھا۔۔ "حیا رضا فاؤنڈیشن" اسے جلد ہی

اسماء نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ "یہ سب میری بدعا کی وجہ سے ہوا ہے نا حیا۔۔؟"

پوچھا۔۔۔

میں نے ایک گہرہ سانس لیا۔

"اگر میں بدعا نہ دیتی تو یہ نا ہوتا۔۔۔وہ اتنی معصوم ہے ابھی۔۔۔"

میں نے اس کی بات کی تردید کی۔۔۔"نہیں۔۔"

یہ سب تمہاری وجہ سے نہیں ہوا۔۔۔اسے مکافاتِ عمل کہتے ہیں۔۔۔۔اپنے کیے کا"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

انجام۔۔۔۔تم نے توسب کچھ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔یہ اللہ کا بدلہ ہے۔۔

وہ انسان کو یا تو اس کی ذات یا پھر اس کی ذات سے جڑی چیزوں یا انسانوں کے زریعے توڑتا ہے۔۔۔اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں۔۔۔۔تم ریلیکس رہو۔۔۔۔

اب تمہارا کام اس معاملے کو سنبھالنا ہے۔۔۔بس تم اسے احسن طریقے سے انجام دو۔۔۔بغیر یہ سوچ کہ تمہارے کون سے درد کون سی تکلیف اس سے جڑی ہے۔۔۔

اسماره نے آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میں کہتے "چلو خود کو کمپوز کرو۔۔۔اب دیکھنا بھی ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا۔۔۔۔" ہوئے آگے بڑھی۔۔۔اسماره بھی میرے پیچھے آئی۔۔۔۔

سامنے راہداری سے ایک شخص افراتفری میں دھوڑا چلا آرہا تھا۔۔۔۔

اسماره کے منہ سے نکلا۔۔

"ماموں۔۔۔"

جیسے ہی اس کی نظر اسمارہ پر پڑی وہ اس کی جانب بھاگے چلے "اسمارہ۔۔اسمارہ۔۔۔"

آئے۔۔۔۔

اسمارہ کے بجائے میں نے جواب دیا۔۔۔۔"جی۔۔۔"

ان نے اپنی بیٹی کا نام لیا۔۔۔ان کے لہجے میں "اسے بچالو اسمارہ۔۔رامین کو بچالو۔۔۔"

التجا تھی۔۔۔۔

اسمارہ کی سپاٹ نظریں ان پر گڑی ہوئی تھیں۔۔

میں نے آفس کی جانب اشارہ کیا۔۔"آپ یہاں آجائیں۔۔۔"

اور اسمارہ کو لے کر آفس کی طرف بڑھی۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آفس میں داخل ہونے کے بعد میں اور اسمارہ ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔۔۔اور انہیں

سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

میں نے انہیں پانی پیش کیا۔۔۔

وہ غٹاغٹ ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گئے۔۔۔۔

ان نے گلاس ٹیبل پر رکھا تو میں نے پوچھا۔۔۔"اب بتائیں یہ سب کیسے ہوا۔۔؟"

"میری بیٹی اسکول سے واپس آرہی تھی۔۔۔جب ایک گینگ اسے اٹھا کر لے گیا۔۔۔"

"آپ کو کیسے پتا کہ کسی گینگ نے اسے اٹھایا؟"

میں نے پہلے بھی ایسی خبریں سنی تھیں کہ اسکول سے واپسی پر لڑکیاں غائب ہو جاتی"

"ہیں۔۔۔میں نے انہیں آج تک نہیں دیکھا۔۔

"اس گینگ میں کون کون ہے۔۔۔کیا آپ جانتے ہیں۔۔؟"

اس گینگ میں سات لوگ شامل ہیں جو لڑکیوں کو کڈنیپ کر لیتے ہیں اور پھر زیادتی کا نشانہ

بنانے کے بعد چھوڑ دیتے ہیں۔۔وہ اب تک کسی کے ہاتھ نہیں آئے۔۔۔کسی نے ان کا

چہرہ نہیں دیکھا۔۔"

وہ رندھے ہوئے لہجے میں بتا رہے تھے۔۔۔

"آپ رامین کو اکیلا جانے دیتے تھے؟"

نہیں میں اسے خود لے کر جاتا تھا اور لے کر آتا تھا۔۔۔لیکن آج مجھے کام تھا تو میں نے اسے

ان نے نکلنے والے آنسوؤں کو" کہا تم خود آجانا۔۔۔اور آج ہی یہ سب ہو گیا۔۔

روکا۔۔۔وہ مرد ہو کر کسی کے سامنے نہیں رو سکتے تھے۔۔۔

میں نے تفصیل چاہی۔۔۔"آپ کو کب پتا چلا اس واقعے کا؟"

چار بجے مجھے گھر سے فون آیا کہ رامی اب تک گھر نہیں پہنچی۔۔۔اس کے بعد میں اسکول"

گیا۔۔۔لیکن اسکول بند تھا۔۔۔میں نے یہاں وہاں ہر جگہ پتا کیا۔۔۔قریبی اسپتال سے

بھی پوچھا۔۔

پھر یہاں سے کال آئی اور رامین کی یہاں موجوگی کی خبر ملی تو میں یہاں دھوڑا چلا

آیا۔۔"

اسارہ بلکل خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔

"رامین نے پہلے اس گینگ کا تذکرہ کیا تھا آپ سے ؟ "

ہاں۔۔اس نے اپنی ماں کو بتایا تھا کہ اس کی ایک دوست اسی گینگ کے ہاتھ چڑھ "

"گئی تھی اور پھر اس کی لاش اسکول کے پاس سے ملی۔۔۔

۔۔۔میں نے ہنکارا بڑھا۔۔"ہمم "

"رامین ہمیں اس اسکول سے دور ساتھ والی بستی میں ایک سنسان گلی سے ملی ہیں۔۔۔ "

میں نے ان کے چہرے پر موجود بے بسی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میری بچی ٹھیک ہو جائے گی۔۔؟"

ان نے دھیرے سے امید اور ناامیدی کے درمیان معلق ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ان شاءاللہ۔۔۔ قابل ڈاکٹرز کی ٹیم انہیں سنبھال رہی ہے۔۔۔ قبل از وقت کچھ "

نہیں کہا جا سکتا۔۔۔

لیکن آپ پریشان نا ہوں۔۔۔ ہم اسے بچانے کی پوری کوشش کریں گے اور اس گینگ کو

بھی پکڑوا کر رہیں گے۔۔۔"

انہوں نے دھیرے سے شکریہ ادا کیا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔اور تھکے تھکے قدموں

سے آفس سے باہر چلے گ ئے۔۔۔

رامین کو تین دن تک دوائیوں کے زیرِ اثر رکھا گیا تھا۔۔ابھی کچھ لمحے پہلے ہی وہ ہوش

میں آئی تھی۔۔اور یہاں وہاں اپنا سر ٹکرا رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹرز نے دوبارہ اسے بے ہوشی کا انجیکشن لگا دیا۔۔

"یہ ابھی تک سنبھلی نہیں ہے۔۔ جیسے ہی ہوش میں آتی ہے بھاگنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔ یا یہاں وہاں سر ٹکڑانے لگتی ہے۔۔"

ڈاکٹر ہما نے ہمیں بریف کیا۔۔۔

ہم کچھ دیر پہلے ہی اسے دیکھنے یہاں آئے تھے۔

"آپ ابھی اسے بے ہوش رکھیں۔۔۔اس کے زخم ٹھیک ہو جائیں تو ان کی ذہنی حالت پر توجہ دیتے ہیں۔۔"

اسمارہ کے کہنے پر ڈاکٹر ہما نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ماموں جی۔۔۔۔ماموں جی۔۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"ماموں جی مت ماریں۔"

"مت ماریں ماموں جی۔۔۔"

"ششششش۔۔"

"آپ کی آئی یس کریم خالہ کے فریج میں رکھوائی تھی۔۔"

"آہ۔۔۔"

"مملہ کے پاس جانا ہے۔۔"

ان نے گھبرا کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔یہ وہ آوازیں تھیں جو ایک عرصے سے انہیں پاگل بنا رہی تھیں۔۔۔لیکن انہیوں نے خود کو جھکنے سے بچار کھا تھا۔۔۔آوازیں آنا بند ہو گئی یں۔۔۔

انہوں نے دھیرے دھیرے ہاتھ کانوں سے ہٹائے۔۔۔

"رامین ہمیں اس اسکول سے دور ساتھ والی بستی میں ایک سنسان گلی سے ملی ہیں۔۔۔"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

ایک آواز گونجی۔۔۔انہوں نے جلدی سے ہاتھ دوبارہ کانوں پر جما دیے۔۔۔یہ کمرے میں موجود اندھیرا انہیں اور خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔انہوں نے بھاگ کر لائیٹ روشن کر دیں۔۔

اور خالی بیڈ کو دیکھا۔۔تین چار دنوں سے ان کے بیگم رامین کے پاس تھیں۔۔۔لیکن وہ رات کو گھر آجاتے تھے۔۔۔

انہوں نے سہمی ہوئی سی نظر چاروں طرف دوھڑائی یں۔۔۔وہاں کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔۔۔

وہ چاہتے تھے کہ اسمارہ کے پیروں میں گر کر رو دیں۔۔۔لیکن اب تک اپنا بھرم قائم رکھے ہوئے تھے جیسے انہیں کوئی فرق نا پڑتا ہو کہ وہ ماضی میں کیا گل کھلا چکے تھے۔۔۔۔

لیکن رامین کے ساتھ کی گئی زیادتی نے ان کو دہلا کر رکھ دیا تھا وہ جانتے تھے یہ ان کے کیے کی سزا ہے۔۔۔۔جو رامین بھگت رہی ہے۔۔۔لیکن وہ کیا کرتے آخر؟

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اسمارہ نے فون اٹھاتے ہی سوال کیا۔۔ ''جی کچھ پیش رفت ہوئی اس گینگ کی جانب؟''

نہیں۔۔وہ پھر دوبارہ نظر نہیں آئے۔۔۔نا ہمارے پاس کوئی ثبوت ہیں۔۔۔ جن ''

لڑکیوں کو انہوں نے پہلے زیادتی کا نشانہ بنایا۔۔۔ان میں سے کچھ تو مر چکی ہیں۔۔۔کچھ

کے والدین رسوائی کے ڈر سے گھر چھوڑ کر جا چکے ہیں۔۔۔۔رامین کی حالت بھی ایسی

نہیں کہ وہ بتا سکے کہ اسے کہاں لے کر گئے تھے وہ۔۔۔اور جتنا ہمیں لگتا ہے اسکول کا

''پرنسپل بھی ان کے ساتھ شامل ہے۔۔۔

دوسری جانب سے انسپیکٹر نے بریف کیا۔۔۔

اسمارہ نے کہتے ہی فون کان ''اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔ چلیں آپ لوگ کام جاری رکھیں۔۔۔''

سے ہٹایا اور کال کٹ کر دی۔۔۔

میں نے اسے تسلی دی۔۔۔"ان شاءاللہ پکڑے جائیں گے۔۔"

اسی وقت کسی نے پیچھے سے پکارا۔۔میں نے اور اسمارہ نے بیک وقت پیچھے مڑ کر"میم۔۔"
اسے دیکھا۔۔۔

رامین ہوش میں آچکی تھی۔۔۔اب اس کی حالت قدرے سنبھلی ہوئی تھی۔۔۔وہ اب
پہلے کی طرح بھاگ نہیں رہی تھی نا دیوار سے سر ٹکرا رہی تھی۔۔۔بس ایک چپ تھی جو
اس کے لبوں پر ٹھہر گئی تھی۔۔

اسے وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔میں اور اسمارہ اس کے وارڈ میں داخل ہوئے۔۔اس کی
والدہ کسی کام سے باہر گئی ہوئی تھیں۔۔۔میں نے اس کے پیلے پڑے چہرے کی
جانب دیکھا۔۔اس کے زخم بھر چکے تھے۔۔۔چہرے پر بھی اب صرف خراشیں نظر

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

آرہی تھیں۔۔میں اسے دیکھتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

میں نے رامین پر نظریں جمائے اسمارہ سے سوال کیا۔۔"اسمارہ تم جانتی ہو ایک بات؟"

اسمارہ نے اچھنبھے سے مجھے دیکھا۔۔"کیا بات؟"

زندگی میں بہت سی مشکلات اور پریشانیاں ہمارے آگے کسی دیوار کی طرح کھڑی ہو جاتی" ہیں۔۔ایک ایسی نادیدہ دیوار جو کانٹوں سے لیس ہوتی ہے۔۔ہم اسے پار نہیں کر پاتے۔۔تب ہمارا دل چاہتا ہے ہم اسی سے لپٹ کر جان دے دیں۔۔۔

"لیکن پتا ہے کہ وہ کانٹے تکلیف تو دیتے ہیں لیکن جان نہیں لیتے۔۔

اسمارہ میری منطق سمجھ چکی تھی اور اب سوال کررہی"تو اس دیوار کو کیسے پار کیا جائے؟" تھی۔۔جبکہ رامین خاموشی سے ہمیں تک رہی تھی۔۔وہ کبھی مجھے اور کبھی اسمارہ کو دیکھنے لگتی۔۔

۔۔رامین نے اس جواب پہ حیرت سے مجھے دیکھا جیسے اسے اتنے آسان"ہمت سے"

جواب کی توقع نہ ہو۔۔۔ لیکن خاموش رہی۔۔ میں نے کہنا شروع کیا۔۔

یہ ہمت، عزم اور کامل ایمان ہی ہے جو ہمیں ہر دیوار ہر چیز کے مقابل رکھتا ہے۔۔ اگر یہ "

ہم میں موجود ہوں گے تو ہم نڈھال نہیں ہوں گے۔۔ جدوجہد نہیں چھوڑیں گے۔۔ اور

"ایمان ہمیں ڈگمگانے نہیں دے گا۔۔۔ اور مصائب کی دیوار کو پسپا کر دے گا۔۔

لیکن ہم وہ دیوار پار ہی کیوں کریں؟ کیا پتا اس کے آگے ہمارے لیے اور مصیبتیں انتظار "

"میں ہوں۔۔؟

رامین نے ایک دم سوال کیا تو میں نے اور اسارہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔ میں مسکرا

دی۔۔۔ اس کے سوال نے مجھے اطمینان دیا تھا۔۔۔۔ یہ اس بات کا غماز تھا کہ وہ بات کو

سمجھ رہی ہے۔۔۔

اسارہ میرے پیچھے سے آکر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔ اور اسے دیکھتے ہوئے

بولی۔۔

"میں بتاؤں اس مصائب کی دیوار کے پیچھے کیا ہے؟"

رامین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

اس دیوار کے پیچھے اس ہمت کا صلہ ہے۔۔ایک پرائی یز،ایک ن ئی زندگی،خوشیوں سے بھری ہوئی،ایک جنت،اگر آپ اس ڈر سے وہیں رک گ ئے تو آپ کیسے اس دیوار کے پار موجود صلے کو حاصل کر پاؤ گے۔۔وہ صلہ جو بطورِ انعام آپ کے لیے رکھا گیا ہے۔۔"

اسارہ بہت اطمینان اور سکون سے اسے سمجھا رہی تھی۔۔ایک ایسا سکون جو مصائب کی دیوار گرا دینے کے بعد اس کی زندگی میں اتر آیا تھا۔۔

اسارہ اس سے کہہ رہی تھی۔۔۔"چلو میں ایک کہانی سناتی ہوں تمہیں۔۔"

"دو آدمی تھے۔۔وہ دونوں ایک سفر پر نکلے۔۔اور اس سفر کے تمام مصائب برداشت کیے۔کہیں حسین باغات اور کہیں زندگی کی رنگینیوں نے ان کا دل لبھایا۔۔کہیں جادو نے ان کے قدم روکے کہیں وہ تیر و تلوار سے بچے۔۔صرف اس لیے کہ ان کا مقصد اپنی منزل کو پالینا تھا۔۔ایک ان دیکھی منزل۔۔وہ رکے نہیں یہ سوچ کر کہ آگے نجانے کتنی پریشانیاں اور آئی یں گی۔۔۔بس وہ چلتے رہے۔۔"

رامین بہت انہماک سے اسمارہ کو سن رہی تھی۔۔۔

یہاں تک کہ ان کے سامنے ایک دیوار آگ ئی۔۔۔وہ اس کے پار نہیں جا سکتے" تھے۔۔۔دونوں اسی سوچ میں گم تھے کہ یہ دیوار کیسے پار کی جائے۔۔۔کہ یک دم ایک نادیدہ آواز نے ان کو چونکا دیا۔۔

اس دیوار میں ایک دروازہ ہے۔۔اس دروازے کے پار کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔اس" "دروازے کو وہی پار کر پائے گا جس میں ہمت ہو گی۔۔اور خدا پر کامل ایمان ہو گا۔۔

یہ بات سن کر وہ دونوں ڈر گ ئے۔۔۔ایک آدمی نے تو اس دروازے کو پار کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ نجانے کیا دیکھنے کو ملے آگے۔۔۔۔لیکن دوسرا آدمی تھوڑی دیر تک دل و دماغ سے لڑتا رہا۔۔پھر آخر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اتنی تکالیف سہ چکا ہے۔۔اب اسے ڈر کس بات کا ہے۔۔یہ بھی پار کر کے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔باقی اللہ مالک ہے۔۔اس آدمی نے عزم اور یقین سے اتنے مصائب کے بعد صلے کی تلاش میں وہ دروازہ پار "کر لیا۔۔۔

اسمارہ نے مسکرا کر رامین سے پوچھا جو سانس روکے سنے" جانتی ہو اس کے پار کیا تھا؟"

جا رہی تھی جیسے یہ کوئی خواب ہو جس کے ٹوٹ جانے کا ڈر ہو۔۔

رامین نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اس کے آگے خوابوں جیسی زندگی تھی۔۔ سکون کی جھیل اور اس کے پیچھے سایہ کرتے" پہاڑ۔۔۔ جن سے نجانے کتنی آبشار بہ کر اس جھیل میں شامل ہو رہی تھیں۔۔۔ ہلکی لو دیتا سورج اور ٹھنڈی ہوا اسے گدگدا رہی تھی۔۔۔ سامنے ہر طرح کے باغات موجود تھے۔۔۔ ہر طرح کے پھل اور میوہ جات۔۔۔

وہ حیرانی سے آگے بڑھا۔۔ اتنے میں وہی نادیدہ آواز اسے سنائی دی۔۔۔

اے انسان! یہ ترے عزم و ہمت اور اللہ پر یقین کا صلہ ہے۔۔ یہ تیرے لیے" ہے۔۔ آگے بڑھ اور مزے اڑا۔۔ وہ شخص خوشی خوشی آگے بڑھا جبکہ وہ آدمی جو دیوار" کے اس پار رہ گیا تھا۔۔۔ وہ اس دیوار سے گھبرا کر واپس مڑ گیا۔۔۔

رامین نے جہاں سکھ کا سانس لیا وہی دوسرے شخص کے لیے افسردہ ہو گئی۔۔

وہ افسردگی سے بولی۔۔۔"اس شخص کو بھی دروازہ پار کر لینا چائی یے تھا۔"

"یہ سب ہمت اور توکل کے کھیل ہیں۔۔۔جو اس میں کامیاب رہا صلہ اسی کو ملتا ہے۔۔"

میں نے سوال "اب تم بتاؤ کیا تم تکالیف کی دیوار گرا کر وہ صلہ پانے کی ہمت رکھتی ہو؟"

کیا۔۔۔

اس نے آنسو بھری آنکھوں "بلکل۔۔۔مجھ میں اتنی ہمت ہے۔میں یہ کر سکتی ہوں۔"

کے ساتھ یقین سے کہا۔۔

میں نے "گڈ۔۔ہماری یہی ہمت ہمیں زندگی میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتی ہے۔۔"

جواب دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

تمہیں کوئی بھی کام ہو گڑیا۔۔تم ہمیں بلوا لینا۔۔اور ہم بھی دوبارہ آئیں گے۔۔بس"

اسارہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے "اب تمہیں جلدی سے ٹھیک ہونا ہے۔۔۔

کہا۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

رامین نے اسمارہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

اس کے آنسو آنکھوں کا بند توڑ کر باہر بہنے "آپی وہ منظر پیچھا نہیں چھوڑتے۔"
لگے۔۔۔اسمارہ نے اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لیا اور رندھی ہوئی
آواز میں بولی۔۔۔

"یہ منظر ایک وقت تک بہت تکلیف دیں گے۔۔۔تمہاری روح تک تو ادھیڑ دیں
گے۔۔لیکن تم نے ہمت کی اور آگے بڑھ گئی تو یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ پائیں
گے۔۔۔بس اللہ سے منہ نا پھیرا۔۔۔اس سے صبر اور استقامت مانگنا۔۔۔اور آگے
اپنی زندگی میں سب کی مدد کرنے کی کوشش کرنا گڑیا۔۔۔ہم سب یہاں آج جو موجود
ہیں۔۔ایسی ہی تکالیف سے گزرنے کے بعد ہیں۔۔۔اب ہمیں اس سے فرق نہیں
پڑتا۔۔۔ہم خود کو مضبوط کر چکے ہیں۔۔۔اور اپنی زندگی دوسروں کے لیے وقف کر رہے
ہیں۔۔۔تمہیں بھی آگے بڑھ کر یہی کرنا ہے گڑیا۔۔۔سمجھ گئی نا؟"

اسمارہ نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور رامین نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا

دیا۔۔۔

ہر انسان مختلف شخصیت اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔۔۔ کوئی وقت کے ساتھ ریکور کر جاتا ہے۔۔اور کسی کو دکھ اندر ہی اندر چاٹ جاتا ہے۔۔۔ نجانے رامین کا شمار کن لوگوں میں ہونے والا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر معصومیت اور آنکھوں میں عجیب سا ٹھہراؤ تھا۔۔۔ آج جمعہ تھا اور اسے اس اسکول میں ایڈمیشن لیے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔

وہ اسکول سے گھر جانے کو نکلی۔۔ سنسان راستے چیختے ہوئے اسے کچھ کہنے کی اور سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔ کہ ان پر نہ چلو۔۔۔ یہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔ پلٹ جاؤ۔۔۔ بھاگ جاؤ۔۔

لیکن وہ گردن اٹھائے دھیرے دھیرے معمول کے مطابق چلتی رہی۔۔۔

اسی دوران ایک گاڑی کے ٹائی یر چڑ چڑانے کی آواز سنائی دی۔۔

وہ تھوڑا سا کانپی۔لیکن قدم بڑھاتی رہی۔۔

ایک ہائی روف زن سے اس کے سامنے آرکی۔۔۔وہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔

اتنے میں تین لڑکوں نے گاڑی سے نکل کر اس پر جھپٹا مارا اور اس کہ منہ پر رومال رکھتے ہوئے اسے گاڑی میں ڈالا۔۔۔اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گ ئی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بے ہوش ہو گ ئی تھی۔۔ نہیں وہ ہوش میں تھی۔۔آخر کیا تھا۔۔وہ سب کچھ محسوس کر رہی تھی۔۔

گاڑی ایک بنگلے کے پاس آکر رکی۔۔اس بنگلے کے آس پاس کوئی آبادی نہیں تھی۔۔اسی وقت چند غلیظ ہاتھوں نے اسے تھاما اور اندر کی جانب بڑھے اور اسے ایک جگہ پر لٹادیا گیا۔۔

"رضوان۔آج اتنے دنوں بعد صحیح مال ہاتھ آیا ہے۔۔"

ایک لڑکے نے سامنے لیٹی لڑکی کے سراپے کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے اپنے دوست کو مخاطب کیا۔۔

باقی کہاں ہو۔۔۔جلدی آجاؤ۔۔۔اتنے ٹائم بعد بھوک مٹانے کا موقع مل رہا"

تھوڑی دیر پہلے جسے رضوان پکارا گیا تھا وہ خوشی سے چلایا۔۔"ہے۔۔

وہ سارے اس لڑکی کے گرد جمع ہوگئے۔۔۔وہ کل سات لڑکے تھے۔۔چھٹے بشرے سے امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد۔۔۔

ایک لڑکے نے پہل کرنی چاہی جوان کا سرغنہ لگ رہا تھا۔۔آگے بڑھ کر اس لڑکی کو چھونا چاہا۔۔

۔۔چلاتی ہوئی آواز نے ان کے اندر صور پھونک دیا۔۔۔"ہینڈز اپ"

وہ سب اپنی جگہ پر ہی جم گ ئے۔۔

آواز نہیں آئی کیا تم لوگوں کو؟ہاتھ اوپر کر کے ساتھ دیوار سے لگ جاؤ سارے۔"

انہوں نے آہستہ آہستہ ہاتھ اوپر کیے اور ایک دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گ ئے۔۔ نجانے

یہ پولیس کیسے یہاں پہنچ گ ئی تھی۔۔۔

"خبر دار جو تم نے پسٹل نکالنے کی غلطی کی تو۔۔"

ایک پولیس مین نے راضوان کے رینگتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو نیچے کی

جانب ہو رہے تھے۔۔۔

اور چند پولیس والوں نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھوں کو پیچھے باندھ کر ہتھکڑیاں لگا

دیں۔۔

وہ معصوم چہرے والی لڑکی ہوش میں آچکی تھی۔۔اور ان سب کو پولیس کے نرغے طمیں

دیکھ کر شکر بجالائی تھی۔۔۔

میں نے اس لڑکی کا کاندھا تھپتھپایا۔۔"گڈ جاب زمل۔

آپ نے مجھے موقع دیا۔۔میں بہت شکر گزار ہوں آپ دونوں کی۔۔اب بتائیں آپ"

"نے دیکھ لی میری ہمت؟

بلکل۔۔اسارہ مسکرائی"

اس دن جب تم نے خود کو پیش کرنے کے بارے میں مشورہ دیا تو ہمیں یقین نہیں"

آیا۔۔لیکن اب تم پر یقین ہو چکا ہے۔۔۔واقعی تم میں بہت عزم ہے۔۔۔جتنی تعریف

کی جائے کم ہے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ایک ہفتے پہلے"

اس نے پکارا "میم۔"

میں نے اور اسارہ نے بیک وقت پیچھے مڑ کر دیکھا۔

یہ وہی لڑکی تھی جو اپنے سوتیلے باپ کی بربریت کا شکار ٹھہری تھی۔۔وہ چلتے چلتے قریب آئی۔۔۔

"میں آپ لوگوں کے ساتھ اس کارِ خیر میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔۔"

اس کی بات پر میں نے اور اسارہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

ابھی آپ چھوٹی ہو گڑیا۔۔جب آپ اپنی پڑھائی مکمل کر لو۔۔تب آپ بلکل ہمارے "
میں نے پیار سے کہا۔۔"ساتھ شامل ہو سکتی ہو۔

میں ابھی شامل ہونا چاہتی ہوں۔میں ان لوگوں کو انجام تک پہنچانا چاہتی ہوں جو ان"

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

"سب کی وجہ بنتے ہیں۔

اسارہ نے آرام سے کہا۔۔"لیکن تم کیسے؟ تمہاری حالت ابھی بہتر نہیں ہے۔۔"

میں ٹھیک ہوں میم۔۔ سوتیلے باپ نے زیادتی کی۔ لیکن میرے اندر کی ہمت"

جگادی۔۔۔میں یہ کر سکتی ہوں۔۔۔میں نے ابھی آپ لوگوں کی باتیں سنیں ہیں۔۔کیا

"میں ایک پلان ش ئی ر کر سکتی ہوں؟ اس کے بعد آپ لوگوں کو جو بہتر لگے۔۔

میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔۔"بتاؤ کیا پلان ہے؟"

اس نے سارا پلان ہمارے گوش گزار کر دیا۔۔

اسارہ نے کہا۔"اس میں بہت رسک ہے۔۔وہ تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔"

ہاں۔۔لیکن میں گھبرا نہیں رہی۔۔اگر وہ پکڑے جاتے ہیں تو کتنی ہی لڑکیاں بچ"

"جائیں گی میم۔

میں نے اس کا کاندھا تھپتھپایا۔۔۔

"ماشاءاللہ تم میں بہت حوصلہ ہے۔۔۔خدا ہر لڑکی کو ایسے حوصلے سے نوازے۔۔"

آج گینگ کو پکڑوانے کا کام بخوبی انجام دیا جا چکا تھا۔۔۔اور کام۔ کو انجام دینے کا سہرا ازمل کے سر جاتا تھا۔۔جواب ہماری ٹیم کا ایک حصہ تھی۔۔۔

واقعی کچھ کر گزرنے کا یقین ہی آپ کو کامیابی دلا سکتا ہے۔۔۔

آج وہ کافی مضمحل لگ رہے تھے۔۔اور ان کچھ دنوں میں ہی بوڑھے لگنے لگے تھے۔۔ان

کا منہ ٹیڑا ہو چکا تھا۔۔۔ جیسے فالج کا اٹیک ہوا ہو۔۔۔۔ بال تھوڑے بڑھ چکے تھے۔۔ ان کے قدم آفس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔ اور میں سامنے کھڑی ان کا جائی یزہ لے رہی تھی۔۔

ان کے آفس میں داخل ہونے کے بعد میں بھی ان کے پیچھے اندر چلی آئی۔۔۔۔

اسمارہ کی نظریں اٹھیں اور لیپ ٹاپ پر کھٹا کھٹ کرتی انگلیاں رکیں۔۔۔

اسکارف میں چمکتا اس کا چہرہ یک دم بجھ سا گیا۔۔۔

اس کے ماموں چلتے چلتے اس کے قدموں میں جا کر بیٹھ گ ئے۔۔

وہ گھبرا کر اٹھی۔۔۔ اور میں جلدی سے آگے بڑھی۔۔

ان کے الفاظ نے ہم دونوں کو منجمد کر دیا۔۔ "مم مجھے معاف کر دو۔۔"

ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔

میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا۔۔ اور آج میں اس کی سزا پا رہا ہوں۔۔۔ ان نے "

بمشکل کہتے ہوئے اپنے ہاتھ جوڑے۔۔۔

میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں کہ میں تم سے معافی مانگوں۔۔میرا اللہ مجھ سے سخت ناراض ہے۔۔مجھے آج تک سکون نصیب نہیں ہوا۔۔اپنے ماموں کو معاف کردو۔۔۔جو "اپنے رشتے کا بھی بھرم نہ رکھ پایا۔۔

وہ سسکنے لگے۔۔۔

مجھ سے نہیں۔خدا سے معافی مانگیں۔میں چند سال پہلے اپنی آہ وبقا خدا کے دربار میں" "درج کروا آئی تھی۔۔اب میرے ہاتھ میں کچھ نہیں۔۔۔

۔۔وہ اپنا منہ بمشکل کھولکر "ایسے نا کہو۔۔۔تم خدا سے درخواست کرو وہ مجھے بخش دیں بول پارہے تھے۔۔۔

آپ نے مجھے بہت تکالیف دیں ہیں۔۔۔لیکن خدا کی رحمت بندے کو کبھی اکیلا نہیں" چھوڑتی۔۔۔میرا آپ سے اب کوئی واسطہ نہیں۔۔۔نہ میرے پاس یہ حق ہے کہ میں آپ کو معاف کرسکوں۔۔اب سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

اللہ کی رسی زرا سی کیا ہلی آپ تو گھبرا گ ئے۔۔۔اپنے کیا کا صلہ برداشت کرنے کی ہمت تو رکھتے۔۔"

اسارہ نے سختی سے اپنے الفاظ ان کے اندر چھبو دیے۔۔اور آفس سے باہر نکل گ ئی۔۔۔

وہ کچھ دیر وہیں بلکتے رہے اور پھر ندامت بھری مایوس سی نظریں جھکائے آفس سے باہر نکل گ ئے۔۔۔

"حیا تمہیں میرا وہ خواب یاد ہے؟"

اسارہ نے مسکرا کر میرا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا۔۔

میں نے سوچتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔"کونسا؟"

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسمارہ نے مجھے یاد دلایا۔۔"وہی۔۔ جس میں ہم سمندر میں گر گئے تھے۔۔

"ہاں وہ۔۔۔وہ تو یادہ۔۔"

"تم جانتی ہو اس کی تعبیر کیا تھی؟"

"نہیں تو۔۔"

وہ سکون کا سمندر تھا۔۔ جس میں تم اپنے ساتھ مجھے بھی کھینچ رہی تھی۔۔آج وہ سمندر"

وہ"میں نے پالیا ہے۔۔۔میری زندگی میں آج سے زیادہ سکون پہلے کبھی نہیں آیا۔۔

مسکراتے ہوئے نجانے کیا کیا کہہ رہی تھی۔۔۔میں نے اس کے مسکراتے چہرے سے نظر

ہٹا کر سامنے دیکھا۔۔

یہ وہی جگہ تھی جہاں ہماری دوستی پروان چڑھی تھی۔۔۔یہ ہمارا کیمپس تھا۔۔بہت سی

یادوں کا آماجگاہ۔۔آج ہر چیز نکھری نکھری سی لگ رہی تھی۔۔۔

شاید یہ ہمارے اندر کا سکون تھا جو ہر جانب اتر آیا تھا۔۔ مصائب کی دیوار گرا کر بلآخر ہم

نے سکون کی جھیل کو پالیا تھا۔۔۔

ختم شد

لکھاری کا اپنے قارئین کو پیغام:

یہ ناول میں نے آج کل کے معاشرتی نظام اور واقعات سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔۔۔یہ صرف ایک کہانی ہی نہیں ہے۔۔میرے اور بہت سے لوگوں کے جزبات سی جڑی ایک حقیقت ہے۔۔میں نے اسے لکھا آپ سب تک ایک پیغام پہنچانے کو۔۔۔کہ خدارا اپنی اور اپنے سے جڑے ہر رشتے کی حفاظت کیجیۓ۔۔اگر ماں ہیں تو بیٹی کے احساس کو محسوس کیجیے۔۔۔۔

اور اگر آپ خود کسی مشکل میں گھر جائیں تو بجاۓ خود کو کوستے رہنے کے۔۔اس کا سدباب کرنے کی کوشش کیجیے۔۔۔جدوجہد کیجیے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ زندگی چلتے رہنے کا نام ہے۔رکیے نہیں۔۔۔قدم بڑھاتے رہی ئے۔۔۔اور اس پیغام کو دوسروں کو منتقل کیجیے۔۔۔

اپنی اور ہر بیٹی، بہن کی حفاظت کا کام شروع ہو سکتا ہے تو وہ صرف آپ ہی کی ذات سے ہو سکتا ہے۔۔۔

آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ آپ لوگوں کے اتنے پیار کا شکریہ۔۔۔

اپنی رائی یٹر کو دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔۔

اللہ حافظ

فقط: ستارہ احمد

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL